

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا  
مباحثات

بروز منگل مورخہ 11 نومبر 1997  
(بمطابق 10 رجب 1418 ہجری)

شمارہ 4

جلد 8



سرکاری رپورٹ

صفحہ نمبر

مندرجات

- |    |   |
|----|---|
| 1  | 1- تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ       |
| 5  | 2- نشاندہ سوالات اور ان کے جوابات       |
| 68 | 3- رخصت کے لئے معزز اراکین کی درخواستیں |
| 68 | 4- تحریک التوا                          |
| 96 | 5- مسودات قانون                         |

## صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

صوبائی اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز منگل مورخہ 11 نومبر 1997ء

بمطابق 10 رجب 1418 ہجری صحیح دس بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، ہدایت اللہ خان چیمکنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

وَيَدْعُ الْإِنْسَانَ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ ط وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا ۝ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَاتٍ فَتَحَوَّنَا آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّيَتَّبِعُوا فُضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ وَلِيَتَّقُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابِ ط وَكُلُّ شَيْءٍ ءَفْضَلْنَاهُ تَفْصِيلًا ۝ وَكُلُّ إِنْسَانٍ أَلْفَمَةٌ طِيرَةٌ فِي نُحُوقِهِ وَنُخْرِجُهُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنشُورًا ۝ أَقْرَأَ كِتَابَكَ ط كَفَىٰ بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا ۝

(پارہ ۱۵، سورۃ بنی اسرائیل آیات ۱۳-۱۱)

(ترجمہ): او بنی آدم خپل خان لہ بدی ہم دغسے (پہ کلکہ) غواری لکہ چہ نیکی غواری او انسان دیر پخوا راسے تلوار گرنده دے او مونر د شپے او ورخے نہ دوه نخے جوړے کرے دی نو د شپے نخه مو تته کرے ده او د ورخے نخه مو روخانه کرے ده۔ چہ تاسو پکښی د خپل کرد کار فضل اولیتولے شی او چہ د کلونو شمیر او نور حساب درته معلومیری او دغسے هر ضروری غیظ مو دیر واضح او خرگند بیان کرے دے او دهر بنی آدم عمل مونر د هغه د غارے امیل جوړ کرے دے او د قیامت په ورخ به ورته یوه عمل نامه مخامخ کیردو چہ سپردلے به نه او وینی واخله خپله عمل نامه د اولوله نن ته پخپله د خان په حقله حساب کولو له یوازے بس نه۔

جناب حبیب اللہ خان کنڈی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! کل پشاور میں ایک مکان کے گرنے سے نو افراد جان بحق ہو گئے ہیں اگر ان کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے، وہ علاقہ میرے خیال میں حاجی عدیل صاحب کے تعلقے میں آتا ہے۔

حاجی محمد عدیل (ڈپٹی سپیکر): جی، جی۔ جناب سپیکر! میں ابھی وہی سے آیا ہوں۔ جناب سپیکر! رات ساڑھے تین بجے کے قریب شاہ ڈھنڈ کے علاقے میں ایک مکان کی چھت گری ہے جس کے تین کمرے تھے اور اس میں نو افراد، تین خواتین اور چھ بچے جو کہ چودہ، پندرہ اور سولہ سال کی عمر کے تھے، وہ چھ بچے اور تین خواتین ہلاک ہو گئی ہیں۔ جبکہ تین افراد اب بھی ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور تین افراد کو ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ ان کے لئے سب سے پہلے دعائے مغفرت، میں سلیم خان کا مشکور ہوں، میں کہنے ہی والا تھا لیکن انہوں نے کہہ دیا اور اس کے بعد جناب سپیکر! میری ایک درخواست بھی ہے۔

جناب سپیکر: دعا اوکری۔

(اس مرحلے پر مرجوین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)۔

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر صاحب! اگر اجازت ہو تو میں مزید بات کروں کہ وہ گھرانہ جس کے آج نو افراد ہلاک ہوئے ہیں اور باقی زخمی ہیں، وہ نہایت ہی غریب گھرانہ ہے اور ماضی میں بھی ہمارے پشاور میں یا کسی جگہ ایسا کوئی واقعہ ہوا ہے تو اس حکومت کی جانب سے، بشیر خان بھی گواہ ہیں، ان لوگوں کی مدد کی گئی ہے لیکن چونکہ اتفاق سے وزیر مال بھی یہاں نہیں ہیں اور وزیر اعلیٰ صاحب بھی موجود نہیں ہیں تو میں بشیر احمد بلور صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان لوگوں کی مدد کریں۔ ہم سے جو مدد ہو سکی تھی وہ ہم نے صبح کی ہے، ان کے جنازوں کے لئے بندوبست کیا ہے اور وہاں کے لوگوں

نے بھی کیا ہے لیکن وہ گھر بہت زیادہ تباہ ہو چکا ہے کیونکہ اس گھر کے چھ افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور کچھ لوگ ابھی ہسپتال میں زخمی پڑے ہوئے ہیں تو اگر رول کے مطابق ان کے خاندان کی کچھ مدد کی جائے تو میں بڑا مشکور ہوں گا۔

جناب بشیر احمد بلور (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب سپیکر صاحب! حاجی عدیل صاحب چہ شنگہ خبرہ اوکریلہ، قانونی طور باندے Constitutionally مونر داسے ہیخ مدد نہ شو کولے خود انسانی ہمدردنی پہ تحت بہ دے مونر تہ حکم کوی او انشاء اللہ تعالیٰ دھنوی مکمل امداد بہ ہم کوو او دھنوی چہ کوم علاج دے دا بہ ہم فری کوو او Financially امداد بہ ہم انشاء اللہ مونر دوی سرہ کوو۔

حاجی محمد عدیل: شکریہ جی۔

جناب حبیب اللہ خان کنڈی: جناب سپیکر صاحب! ستاسو دیرہ مننہ۔ نیا خبار کین راغلی دی چہ \* +++++ +++++ دے کین جناب سپیکر صاحب! جناب سپیکر: داخو مونر سنسر کرے وو۔

جناب محمد ایوب خان آفریدی: جناب سپیکر! ہمیں سمجھ نہیں آرہی کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں جی۔

جناب حبیب اللہ خان کنڈی: یو خبرہ بہ کوو چہ دے کین، د دے شاتہ حکومت چہ پہ کیینٹ کین بتول \* +++++ نے اغستے دی او اوس مونر تہیک تہاک سری اغستے دی ددے مطلب دا دے دا مونر چہ مخومرہ ممبران ناست یو دا تہیک تہاک نہ یو او صرف چہ دا کوم کیینٹ کین دی -----

\* حکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔



اتینشن داخل کرنی او یا پرے غه بل شے داخل کرے نو تاسو ته به باقاعده په هغه باندے جواب ملاؤشی اوس چه د هغه په باره کښ د حکومت غه موقف دے او د هغوی غه موقف دے ددے نه پس چه خما د رولنگ موقع راشی نوزه به په هغه باندے خپل رولنگ ورکرم۔

جناب نجم الدین : سر هغه کښ شپږ اته میاشته بتام تیر شو او ممبران ناست دی۔ جناب هغوی سره جیپان نشته دے او نور غه هم ورسره نشته دے هغوی هلته په خپلو خلقو کښ گرخی راگرخی۔ دا خو د دوی مطالبه ده سر او ما تاسو ته دراورسوله۔

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! میں ایک چیز کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔  
جناب سپیکر: جی۔

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! ہمارے محترم ممبر صاحب یہ تاثر دے رہے ہیں کہ ممبرز بیٹھے ہیں اور فنڈز نہیں ہیں۔ ہمیں فنڈز کی کوئی ضرورت نہیں ہے، ہم فنڈز والے ممبرز نہیں ہیں، ہم کام کرنے والے ممبرز ہیں۔ فنڈز والے ممبروں کا دور ختم ہو گیا ہے۔  
جناب نجم الدین : سر! چه فنڈ نه وی نو دا کار به حاجی صاحب د کوم خانے نه کوی۔ فنڈ نشته دے۔ " اور کام والے ممبرز ہیں۔"

### نشانزده سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بس جی کئینینی - Mr. Muhammad Zahir Shah Khan, MPA

to please ask his Question No.96. Mr. Zahir Shah Khan.

\*96 جناب محمد ظاہر شاہ خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ،  
(الف) آیا یہ درست ہے کہ بنام ایریگیشن چینل (نہر) نو دس سال قبل تعمیر ہوا تھا لیکن

جلد ہی ناقابل استعمال ہو گیا ہے۔

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی مرمت کے لئے دو دفعہ ٹینڈرز طلب کئے گئے تھے اور اس پر کام بھی ہوا ہے۔

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ چینل کی مرمت پر بہت زیادہ رقم خرچ ہونے کے باوجود ناقابل استعمال ہے۔

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اجابت میں ہوں تو مذکورہ چینل پر تاحال کتنی رقم خرچ کی گئی ہے اور چینل قابل استعمال کیوں نہیں ہے؟

جناب بشیر احمد بلور (وزیر آبپاشی و آبنوشی): (الف) جی ہاں۔ بٹام سول چینل کو علاقہ ہذا کے عوام نے دس گیارہ سال قبل تعمیر کیا تھا جس میں بعد ازاں 1986-87 میں

ایم پی ایز فنڈز کے تحت Retaining walls, Steel Acqueduct Super Passages وغیرہ تعمیر کئے گئے اور چینل چار پانچ سال تک پوری طرح قابل استعمال رہا۔ اس کے بعد 1992 کے تازہ سیلاب کی وجہ سے نہر کا ہیڈ حصہ مکمل طور پر پانی بہا کر لے گیا۔ چند حصے پہاڑ گرنے سے ناقابل استعمال ہو گئے۔

(ب) جی ہاں۔ اس سلسلے میں محکمہ آبپاشی نے اس چینل کی بحالی کے لئے ۱۹۹۲ء فنڈ ڈیمبجز پروگرام میں شامل کیا گیا جس کی حتمی منظوری سال ۱۹۹۶ء میں دی گئی۔ بٹام سول چینل کی مرمت پر مبلغ 10696761 روپے دسمبر ۱۹۹۶ء تک خرچ ہوئے اور سکیم قابل استعمال ہے جس سے لوگ استفادہ کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ نارٹھ ایسٹرن انٹیگریٹڈ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کے تحت مبلغ سات لاکھ روپیہ کا ٹینڈر 18/11/1996 کو طلب کیا گیا لیکن فنڈز مہیا نہ ہونے کی وجہ سے اس پر تاحال کام شروع نہ ہو سکا۔

(ج) جی نہیں۔ اس کام کو محکمہ انہار اور نیسپاک (NESPAK) کی نگرانی میں مکمل کیا گیا جو کہ موجودہ وقت میں تسلی بخش کام کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ بعض حصے کمزور

ہونے کی وجہ سے بعض اوقات زیادہ پانی پھلانے کے صورت میں خراب ہو جاتے ہیں۔ جس کی مرمت عوام خود کرتے ہیں۔ محکمہ نے جن حصوں کی مرمت کی ہے وہ ٹھیک طریقے سے کام کر رہے ہیں اور چینل میں پانی ضرورت کے مطابق بہ رہی ہے۔

(د) اس چینل پر گزشتہ بارہ سالوں میں 1609566/- روپے خرچ ہوئے۔ ۱۹۹۶ء میں 1069676/- روپے اور ۸۷-۱۹۸۶ء میں مبلغ 539890/- روپے خرچ ہوئے ہیں۔ چینل میں پانی بہ رہی ہے جو قابل استعمال ہے۔ چونکہ سول چینل ہے اس لئے اسکی مرمت وغیرہ زمیندار خود کریں گے۔ اگر قدرتی آفات اور کمزور کناروں سے پانی کے بہاؤ میں تھپتھپ پیدا ہوا تو اس کی حفاظت بھی وہ خود کریں گے۔

سید منظور حسین : پہ دے باندے زہ یو ضمنی سوال کول غوارم۔

جناب سیکریٹری : جی۔

سید منظور حسین : دا جواب ایریگیشن دیپارٹمنٹ ورکرے دے دے کنس دے

(الف) حصہ کنس ہفتوی اصطلاحات استعمال کری دی، Retaining walls, Steel Acqueduct او Super Passages، سر دا جوابات چونکہ دے ادارے تہ راخی۔ دا اسمبلی چونکہ د صوبے د بتولو نہ اوچتہ ادارہ دہ نوزہ ستاسو پہ ذریعہ بشیر خان صاحب تہ درخواست کومہ چہ د محکمے دے خلقو تہ لہر ہدایت اوکری چہ دا کوم اصطلاحات دوی استعمالوی چہ دا تھیک کری او د دے Spellings تھیک کری۔ ژبہ چہ دہ ہغہ د معیار نہ دیرہ غورخیدلے دہ " پانی بہ رہی ہے"۔ نو دے غیزونو تہ لہر خیال کول او دا چیک کول پکار دی۔ خکہ چہ دا خو د صوبے دیرہ اوچتہ اسمبلی دہ او دے تہ چہ خہ شے ہم د محکمو د طرف نہ راخی نو ہغہ د لہر د معیار مطابق وی۔ ما صرف دا وئیل غوبنٹل۔

وزیر آبپاشی و آبیاری: جناب سپیکر صاحب! دا 1996-97 یعنی 1996 کسب لس لکھ روپنی پہ دے چینل باندے لگیدلے وے دا جناب زرفتہ اور بد چینل دے مونر دے مرمت صرف 280 فٹ کرے وو او باوجود دے چہ دا دیر زیات غروو او پہ ہفے کسب یو پورہ تنل غوندے جور وو۔ دا بتول سول چینل دے، دا سرکاری نہر نہ دے چہ پہ دے باندے بہ ہم مونر کار کوو، دا One time grant صرف حکومت ورکوی باقی د ہفے علاقے چہ کوم خلق وی نو ہفہ دا کار پخپلہ کوی۔ کہ چرتہ خدانے دنہ کری او سیلاب زیات راشی او د ہفے نہ پر اہلم جور شی نو بیا حکومت ہفہ وخت پہ ہفے One time fund باندے کار اوکری، داسے چہ مونر کوم کار کرے دے د ہفے متعلق دوی وانی چہ پہ ہفے باندے او بہ بالکل پہ مکمل طریقے سرہ روانے دی او پہ ہفے کسب ہیخ پر اہلم نشتہ دے۔ کیدے شی چہ دا خانے د 280 فٹ نہ مخکسب وی او ہلتہ کسب دا قسم پر اہلم وی نو بیا دا خبرہ جدادہ او انشاء اللہ مونر بہ پہ ہفے باندے ہم د کار کولو کوشش کوو۔

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ محترم وزیر صاحب میری بات کو 'در اصل اس میں اعتراض اس بات کا ہے کہ چینلز میں پانی ضرورت کے مطابق بہنا چاہیے' بہ رہی نہیں ہونا چاہیے۔ پانی تو بہ رہا ہے تو انہوں نے صرف گرائمر کی غلطی Mention کی ہے اور وزیر صاحب نے بہت لمبا چوڑا تسلی بخش جواب دیا ہے۔ یہ صرف بہ رہا ہے اور بہ رہی ہے کا جھگڑا ہے۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: جناب سپیکر! اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ ڈپٹی سپیکر صاحب آپ کے حکم کی تعمیل نہیں کرتے۔ تو کم از کم ایک ڈپٹی سپیکر سے یہ توقع ہے کہ سپیکر صاحب جب کہیں کہیں آپ کو اجازت نہیں دیتے اور آپ کھڑے ہو کر شروع

ہو جاتے ہیں تو ذرا ان کی-----

وزیر آبپاشی و آبنوشی: جناب سپیکر! ڈپٹی سپیکر صاحب کا پانی جو ہے وہ مذکر ہو گا لیکن ہمارا پانی جو ہے وہ مؤنث ہے۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب!-----

جناب سپیکر: احمد حسن خان مخکنیں پاسیدلے ووجی،

**Haji Muhammad Adeel: Thank you very much.**

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر صاحب! دا د دوی پہ خپل مینخ کنیں معاملہ ده ، مونر پرے ہیخ ہم نه شو وئیلے۔ جناب عرض دا دے ما پہ خپل بجت تقریر کنیں ہم دا درخواست کرے وو کہ وزیر موصوف خما طرف ته لره توجه ورکری۔ دوی دورے کوی۔ زه یو خاص خبره د دوی پہ نوپس کنیں د ضمنی سوال پہ شکل کنیں د یو تجویز پہ حواله سره راولم چه د ایریگیشن دیپارٹمنٹ، دا ایریگیشن چینل چه کوم جور شوے دے۔ شاید دا هغه دیپارٹمنٹ دے چه د دے د ایریگیشن چینل تمام، که سو فیصد دعویٰ زه اوکرم نو انشاء الله چه ننانوے فیصد به پکنیں صحیح ثابت شی۔ خما پہ دے حلقه کنیں، ستاسو په دے پریس گیلرنی کنیں نن خمونر د حلقے دیر معزز خلق ناست دی۔ دا خبره د هغوی په علم کنیں هم شته دے چه غومره ایریگیشن چینل جور شوے دی د هغه متعلق زه دا خبره په دعویٰ سره کوله شم چه د کوم کار د پاره چه هغه چینل جور شوی دی نو هغه، هغه کار نه کوی۔ آیا جناب منسٹر صاحب به د تیوب ویلونو سره سره داسے ولو د اچانک معاننو کولو او د دے د کتلو غه بندوبست اوکری شی، د دے د پاره چه د آئنده د پاره دا کوتاهی رفع شی۔

وزیر آبپاشی و آبنوشی: جناب سپیکر صاحب! احمد حسن خان تہ بہ معلومات وی یا بہ نہ وی۔ ما دا بتول ہزارہ دویژن، تقریباً کوهستان، زیات مردان، صوابتی، پینبور، چارسدہ، نوبار او دا بتولے علاقے کتلے دی او خصا کوشش دے چہ زہ موقعے تہ ہر خانے اورسیریم او چہ چرتہ ہم داسے قسم لہ خہ پرابلم وی، تاسو بہ ہفہ Point out کونی۔ زہ بہ انشاء اللہ ہلتہ کنیں حاضر ولا ریم۔

Mr. Najmuddin: Supplementary sir,

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: پیر محمد خان مخکنیں پاسیدلے وو جی۔

جناب پیر محمد خان: د دے الف پہ جز کنیں دوی، تاسو اوگورنی دوی پہ دے کنیں وانی چہ "اور چینل چار پانچ سال تک قابل استعمال رہا جس کے بعد 1992ء کے تازگی سیلاب کی وجہ سے نہر کا ہیڈ حصہ مکمل طور پر پانی بہا کر لے گیا۔ چند حصے پہاڑ کرنے سے ناقابل استعمال ہو گئے"۔ دغلته خو وانی چہ سیلابونہ راغلل او دانے مکمل تباہ کرل۔ دوی بیا روستہ د، ج، پہ جواب کنیں "اور چینل میں پانی ضرورت کے مطابق بہ رہا ہے۔ د دے مطلب خہ دے؟ آیا دا اولنے سوال جواب تھیک دے او کہ آخرنے جواب تھیک دے۔

وزیر آبپاشی و آبنوشی: جناب سپیکر صاحب! کہ پیر محمد خان صاحب لہ توجہ سرہ اولولی نو دا د سن 1992ء سیلاب دے او مونر بیا پہ سن 1996ء کنیں مرمت کرے دے۔ نو "96 میں پانی بہ رہا ہے"۔ بس دا ورتہ وایم "سیلاب جو تھا وہ 1992 میں آیا تھا اور ہم نے 1996 میں کام مکمل کر کے پانی اب، ان کے کہنے کے مطابق بہ رہا ہے۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! خما خیال دے چہ دوی ہم جواب پہ خپلہ نہ دے کتلے۔ دوی دے "ب" پہ جواب کس وانی چہ "18/11/96 کو ٹینڈر طلب کیا گیا لیکن فنڈز مہیا نہ ہونے کی وجہ سے اس پر تاحال کام شروع نہ ہو سکا۔" دا خو بالکل بتول ددوی جواب نہ تضاد دے۔

وزیر آبپاشی و آبیوشی: زہ بہ دا عرض اوکرم چہ کہ دوی "ب" اولولی کنہ "جی ہاں" اس سلسلے میں محکمہ آبپاشی نے اس چینل کی بحالی کے لئے Flood Drainage Programme, 1992 میں شامل کیا جس کی تہی منظوری 1996ء میں دی گئی۔ بشام سول چینل کی مرمت پر مبلغ دس لاکھ روپے دسمبر 1996ء تک خرچ ہوئی۔" دا لیکلے دے "اور سکیم قابل استعمال ہے۔"

جناب سپیکر: زہ یو خبرہ ستاسو د بتول ہاوس پہ نویتس کسں راولمہ، تہیک یوہ گہنتہ بہ زہ ستاسو 'Hour Questions' کوم او بیا بہ وروستو دفتر تہ نہ راخنی چہ خما فلا نے پاتے شو یا ہنگرے، 'Lapse question' دے، پہ ہغے کسں زہ یو ممبر تہ Permission پکار دہ چہ زہ Strictly if I go and follow the rules نو بیا ہغے پکار دہ، 'A Member' لفظ دے پہ ہغے کسں، ما تاسو لہ پہ ہغے Permission درکرو اوس ستاسو خوبتہ دہ بالکل پہ دے Question بتولہ ورخ تیرہ کرنی خو چہ گہنتہ تیرہ شی نو The remaining questions will go دا ستاسو خوبتہ دہ، اوس پاغنی کہ پہ پوائنٹ آف آرڈر پاغنی او کہ پہ بل خہ پاغنی، ستاسو صرف خما سرہ یوہ گہنتہ دہ۔ Only one hour

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب پخپلہ مطمئن دے چہ واقعی دے ولہ کسں اوس او بہ شتہ، پہ دے نہر کسں اوس واقعی او بہ

بھینسی؟

وزیر آبپاشی و آبپاشی: جناب سپیکر صاحب! چہ کوم وخت ماتہ دا Question راغلو او ما چہ د دیپارٹمنٹ نہ جواب غوبنتو نو ما درے خله ہغوی تہ اوونیل چہ دا Re-confirm کرنی، ولے چہ دا ممبر صاحب چہ دے، دہ دا Point out کرے دہ نو کیدے شی چہ پہ دے ولہ کتب او بہ نہ خی۔ نو پہ دے وجہ ہغہ Point out کرے دہ خو ہغوی ماتہ درے خله دا جواب راکرے دے چہ او بہ روانے دی او تہ Personally تلے شے او لیدے نہ شے۔ نو زہ بہ پیر محمد خان تہ دا او وایم چہ کہ پہ دے کتب غلطی وی نو خما تاسو تہ دایقین دے چہ انشا اللہ چا چہ غلط جواب کرے دے نو د ہغوی نہ بہ پورہ تفتیش ہم کیری او بیا تاسو Privilege motion ہم داخلولے شنی۔

جناب سپیکر: جناب نجم الدین خان۔

جناب نجم الدین: سر! پہ دے "ج" کتب دوی جواب ورکے دے چہ دا "اس کام کو محکمہ انہار اور نیسپاک کی نگرانی میں مکمل کیا گیا ہے" خما عرض دا دے چہ نیسپاک متعلق خو پہ پی اے سی کتب ہم دیر Discussion شوے دے او پہ دے اسمبلی کتب ہم ہغہ بلہ ورخ دیر Discussion شوے دے۔ دوی دا دیرے حوالے ورکوی چہ نیسپاک کوم کار کرے دے د ہغے نہ مونڑ مطمئن یو، نوزہ د منسٹر صاحب نہ دا سوال کوم چہ آیا د نیسپاک د تلو کارونو نہ دوی مطمئن دی؟ مونڑہ پی اے سی والا یا نور خلق غلط وائی کنہ د دوی د دے خیرے سرہ سخہ Tussle خوری۔

وزیر آبپاشی و آبپاشی: دا زہ Honourable Member تہ عرض کوم چہ زہ پخپلہ دیرو تہ تلے ووم او یو Acqueduct چہ نیسپاک دیزائن کرے وو او ہغہ

1995-96ء کسبن کار شروع کرو او 1997ء کسبن ہغہ پریوتہ، نو ہغے کسبن ما چیف منسٹر تہ لیکل ورکری دی، چہ د ہغے مونر انکوائری کوف، لکیا یو، چہ نیسپاک بہ ذمہ وار وی۔ نو ما دا Request ہم کرے دے چہ دا مونر پہ دے خپلہ صوبہ کسبن Black list کرو، مونر د نیسپاک پہ کارونو باندے تر اوسہ پورے بالکل مطمئن نہ یو۔

جناب نجم الدین، نو بیا پہ دے کسبن دوی تسلی بخش جواب خنکہ ورکری دے؟

جناب سپیکر: دیو Particular شے د پارہ نے جواب ورکری دے۔

وزیر آبپاشی و آبنوشی: نو دے کسبن دا دہ چہ د ہغونی With their cooperation, we have done this.

جناب سپیکر: جناب ہمایون سیف اللہ خان

جناب ہمایون سیف اللہ خان: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ہاں ایک سکیم ہوئی ہے جی، اس کا احسان پور نام ہے اور اس پر کروڑوں روپے خرچ ہوئے ہیں اور ابھی تک اس میں پانی نہیں آ رہا تو کیا منسٹر صاحب یہ انکوائری کر سکتے ہیں، میرے خیال میں اس ٹھیکیدار نے اس میں کچھ خرد برد کی ہے، تو یہ اس کے بارے میں کچھ انکوائری کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اس پر کروڑوں روپے خرچ ہوئے ہیں اور اس سے لوگوں کو پانی نہیں مل رہا اور زمینداروں کو بہت زیادہ تکلیف ہے۔

وزیر آبپاشی و آبنوشی: جناب سپیکر صاحب، ستاسو پہ وساطت زہ

ممبر صاحب تہ دا تسلی ورکوم چہ موجودہ حکومت چہ دے، خمونرہ کوشش ہم دا دے چہ کوم خانے کسبن غلط کارونہ، ہر یو حکومت چہ کری دی، دوی د د ہغے نشاندھی کوی او انشاء اللہ تعالیٰ زہ دوی تہ دا تسلی

ورکوم چہ د خدانے پہ فضل سرہ خمونہہ نا حکومت د دے د پارہ راغلی دے  
 چہ ہفہ کوم غلط کارونہ شوی دی ہفہ تہیک کرو او چا چہ زیاتے کرے وی  
 نو د ہغوی سرہ بہ مونہہ خامخا مکمل حساب کتاب کوف جی او کہ پہ دے  
 باندے ماتہ دوی لیکلی راکری نو انشاء اللہ تعالیٰ انکوائری بہ ہم ورباندے  
 اوکرو۔

جناب سپیکر: سلیم خان تاسو پاخیدلی ونی۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: سر! خما صرف دا Request دے چہ تاسو اوفرمائیل  
 چہ One hour بہ صرف Questions وی، نو پہ ہفے کنب دا ممبران صاحبان  
 چہ خاص کر د دے سانیہ دی، بلاغہ ضرورتہ یوہ یوہ خبرہ را اوباسی نو دا  
 خود بتولو ممبرانو حق دے، او یوہ گھنٹہ دہ نو دا خو خمونہہ ہم  
 پیر ضروری سوالونہ دی نو ممبرانی د اوکری چہ دوی تہ ہم دا Request کوم  
 چہ ستاسو کوم خانے کنب کار وی نو ہلتہ خبرہ کونی چہ کارستاسونہ وی  
 نو بیا خبرہ مہ کونی۔

جناب عبدالسبحان خان: سپلیمنٹری سر! ایریگیشن منسٹر صاحب رومبے  
 منسٹر دے چہ دوی ذکر اوکرو، مردان تہ دوی تشریف راوپے وو او د  
 ممبرانو سرہ نے ملاقات کرے وو او دوی تہ ہفہ تانم ما گزارش کرے وو چہ  
 خما پہ Constituency کنب چہ کوم Dug wells دی، شہ خو لگیدلی دی پہ  
 داسے طریقہ چہ د چا کاکا، د چا ماما او د چا لالا تہ لگیدلی دی، خودا پاتے Dug  
 wells متعلق دوی پہ ہفہ وخت کنب ہم مونہہ لہ تسلی راکرے وہ نوزہ پہ  
 دے، اوس دوی اوفرمائیل او د Tube wells and Dug wells خبرہ اوشوہ  
 پکنب، نو چہ دوی بہ Next time کنب ما مطمئن کری او کہ نہ ؟ خکہ چہ

تراوسہ پورے خما پہ خیال غلور پنخہ میاشتے اوشوے چہ ہغے باندے لاغہ  
شوی نہ دی۔ نو ہسے نہ چہ ہغہ دقلندر شعر ترے جورِ شی، ہغہ فرمانی

ستاد راتلو دخوانی مرگ اقرار پہ طمع طمع

لارہ خوانی پہ تیریدو شوہ تہ بہ کلہ راحے

وزیر آبپاشی و آبخوشی: زہ د Honourable Member دیر زیات مشکور یم چہ

کلہ کلہ داسے خبرہ اوکری چہ خامخا پہ ہغے باندے بتول ہاؤس خوشحالہ  
شی، خما دا ورتہ Request دے چہ خمونر کوشش دے چہ زہ چرتہ ہم تلے یم  
او ما دا وئیلی دی، نوزہ پہ فلور آف دی ہاؤس باندے دا خبرہ کوم چہ ما چرتہ  
چرتہ کوم اعلانونہ کری دی نو ہغہ بہ انشاء اللہ تعالیٰ بتول پورہ کیری، خولر  
مونر تہ دومرہ بتانم راکرنی چہ لہر د پیسو دا حالات تہیک شی نو انشاء اللہ تعالیٰ  
ددوی ہغہ کوم کارونہ چہ کول غواری ہغہ بہ مونر کوف او ددوی پہ صلاح  
او مشورہ باندے بہ نے کوف۔

Mr. Speaker: Honourable Haji Abdur Rehman Khan, MPA to

please ask his Question No. 97.

\*97۔ جناب عبدالرحمان خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال 1993-94 سے تاحال ایرابوں کی صفائی پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی  
ہے، تفصیل بتائی جائے۔

(ب) آیا یہ درست ہے کہ نہروں کی صفائی کی جاتی ہے؟

(ج) اگر (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 1993-94 سے تاحال نہروں کی صفائی  
پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

(د) آیا یہ درست ہے کہ دریائے کابل اور دوسری جگہوں میں دریاؤں پر بند تعمیر کئے

گئے ہیں؟

(ہ) اگر (د) کا جواب اجابت میں ہو تو تمام بندوں پر خرچ شدہ رقم کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور (وزیر آبپاشی و آبنوشی): (الف) مندرجہ ذیل رقم خرچ کی گئی ہے۔

۱۹۹۳-۹۴	۱۰۷۵۵۷ روپے
۱۹۹۴-۹۵	۱۱۷۲۴۷۴۱ روپے
۱۹۹۵-۹۶	۹۰۹۷۳۳۰ روپے
۱۹۹۶-۹۷	۲۹۹۲۰ روپے
<hr/>	
کل رقم ۳۱۰۲۷۵۳۸ روپے	

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ج) مندرجہ ذیل رقم نہروں کی صفائی پر خرچ گئی ہے۔

۱۹۹۳-۱۹۹۴	۶۱۳۹۶۸۰ روپے -
۱۹۹۴-۱۹۹۵	۵۹۴۹۱۵۴ روپے
۱۹۹۵-۱۹۹۶	۶۴۰۸۴۱۷ روپے
۱۹۹۶-۹۷	۱۹۶۴۷۴۶ روپے

---

کل رقم ۲۰۴۷۱۹۹۷ روپے

(د) جی ہاں یہ درست ہے۔ (تفصیل منسلک ہے)۔

حاجی عبد الرحمان خان: دا وزیر صاحب ڊیر بنه سرے دے چہ اول خود وزیر صاحب تعریف اوکرم۔ وزیر صاحب خو ڊیره مہربانی کرے دہ۔ وانی چہ ما دورے کرے دی، خو زہ د وزیر صاحب دا خبرہ رد کوم۔ دورہ نے نہ دہ

کریے او بتولے علاقے تہ دے نہ دے تلے۔ خما دے سوال نہ مطلب دا وو چہ پہ  
 کال 1993-94 کسں پہ مردان او پینبور کسں پہ کرورونو روپنی تا ماتہ لیکلی  
 دی چہ پہ ایرابونو لگیدلے دی، دا ستا حکومت نہ وو، تہ وزیر نہ وے۔ تہ  
 وانے چہ ما دورہ کریے دہ، تہ اوگورہ چہ پہ دے ایراب کسں پہ مخلور کالہ کسں  
 چا بیلچہ وھلے دہ؟ سوال دا دے چہ دا کومے پیسے چہ تلے دی، دا جیب تہ  
 تلے دی، دا د زمیندار پہ مفادو کسں نہ دی لگیدلی، ددے سوال نہ خما دا مطلب  
 نہ وو۔ د 1993-94 حکومت ستا نہ وو، دا د ہغہ زمیندارو پیسے دی چہ دا د  
 حکومت د تیکسونو راغونڈے شوے۔ پیسے نن زہ تاتہ یادومہ او تہ فرمانے  
 چہ ما دورہ کریے دہ۔ زہ پہ دعویٰ سرہ دے بتول ہاؤس کسں وایم، کہ یو ایراب  
 کنستلے شوے وی نو زہ جرمانہ ورکوم، کہ د نہر یوہ روپنی پہ نہر لگیدلی  
 وی، کرورونہ روپنی وتلی دی۔ زہ جرمانہ درکوم۔ شگہ نے غہ شوہ، د  
 ہغہ نہر نہ چہ کومہ شگہ وتلے دہ ہغہ شگہ غہ شوہ؟ دا خبرہ زہ تاتہ کوم او  
 تاتہ وایمہ ہم چہ تہ د عوامی نیشنل پارٹی وزیر نے، ہرہ ہغہ خبرہ چہ د  
 عوامو پہ مفاد کسں دہ۔۔۔۔۔

جناب حبیب اللہ خان کنڈی، جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر! دا د

صوبہ سرحد وزیر دے، دعوامی نیشنل پارٹی وزیر نہ دے۔

حاجی عبد الرحمان خان، ہغہ وخت کسں جناب سپیکر صاحب! کلہ چہ دے

وزیر وو نو دے د یو پارٹی وزیر وو ہغہ وخت نہ حسابوی، زہ د دہ سرہ

ہم حساب کتاب کوم۔۔۔۔۔

Mr.Speaker : Please no cross talking -No cross talking-

جناب نجم الدین، سر! د دوی حبیب اللہ کنڈی نوم دے، خما خیال دے

بیو خان نہ دے۔

جناب عبدالسبحان خان: دا ورتہ د مینے نہ وائی جی۔

ماجی عبدالرحمان خان: جناب سپیکر صاحب! زہ ورتہ د مینے نہ وایم او دا نے د شاعرنی تخلص دے، دے غہ شاعر غوندے ہم دے، حبیب اللہ خان کنڈی عرف بیو خان۔ ماتہ دا کمانڈر صاحب وئیلی دی۔ سوال دا دے چہ پہ کومہ بے دردنی خمونہ زمیندارو سرہ ظلم شوے دے، دا نہ چہ زہ د چا دغہ کوم، زہ صرف دا وایم چہ خمونہ بے لونی نقصان شوے دے۔ خمونہ زمکے خرابے پرتے دی، خمونہ ایرابونہ نہ دی شوی، خمونہ د نہرو نو صفاتی نہ دہ شوے نو لہذا جناب وزیر صاحب! مہربانی اوکڑہ چہ فنہ درتہ راشی نو دا زہ ازالہ چہ دہ، خمونہ سرہ وعدہ اوکڑہ چہ دا زور خمونہ سرہ کوم زیاتے شوے دے چہ ہغہ مونہ لہ صحیح شی او دا خما سوال یوے کمیٹی تہ حوالہ کرنی چہ پہ کمیٹی کین پہ دے باندے انکوائری اوشی۔

جناب غفور خان جدون: صرف 1993-94 والا۔

جناب عبدالرحمان خان: دا 1995-96 والاہم۔

ارباب سیف الرحمان خان: سپلیمنٹری سر! جناب سپیکر حقیقت دا دے چہ د 1993-94 راسے ایرابونہ نہ دی صفا شوئی۔ د ہغے نتیجہ دا دہ چہ بتولہ زمکہ Water log شوہ، یوہ انکوائری پکار دہ چہ موقعے تہ غوک لاری شی او د دے غہ علاج اوکڑی۔ او دا خو بتولہ کاغذی کارروائی دہ۔/-Rs 60,00,000 او/-Rs 40,00,000 پہ یو یو دغہ باندے لگیدلی دی۔ پہ حقیقت کین ہیخ ہم نشتہ دے، نو پکار دا دہ چہ غوک موقعے تہ لاری شی او دا حقیقت معلوم کڑی چہ دا ولے دا ایرابونہ نہ دی کنستلے شوی۔ پہ کاغذی کارروائی باندے خو دا

خبرے تھیک دی خو پہ موقع باندے ہیخ ہم نشته۔ او دا ٲوله زمکه Water log شوه، دا چه زمینداری خرابه ده او دا خمونږه فصلونه نه کیری، وجه دا ده چه ٲوله زمکه دایر ابونو دلاسه خرابه ده، تھینک یو سر۔

جناب عبدالسبحان خان: سپلیمنٹری سر! زه د معزز ایریکیشن منسٹر صاحب نه دا سوال کوم چه د مردان متعلق د مونږه په تفصیل پوهه کری چه کوم کوم ایر ابونه شوے دی جی، خکه چه کم از کم پی ایف 20 کین سدهم علاقہ کین په آساره بانده چه ډیره لویه علاقہ ده، په هغه کین خو کم از کم نه دی شوی جی، نو که دوی بیا مونږه، یا لکه عبدالرحمان خان وائی نو د دے د پاره دا سوال کمیٹی ته حواله کرنی جی۔

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر!-----

جناب سپیکر: یو منت جی، دومره مهربانی او کرنی منسٹر صاحب له دومره وخت ورکونی چه هغه، چه کله یو کس پاخی او هغه سوال او کری چه هغه ورسره جواب ورکری۔ ولے چه په یوه نمونه کین سپلمنٹریز نه راخی نو بیا خوبه دا دومره یادداشت ورته هم ډیر گران وی۔

سید منظور حسین: محترم سپیکر صاحب! زه د منسٹر صاحب مسئله آسانول غواړم جی، دا Questions چه دی، دا ٲول داسے دی چه په دے کین هډو سمه خبره نشته۔ بڼه دا ده چه دا Questions تاسو د Irrigation Standing Committee ته حواله کرنی چه په دے کین تحقیقات اوشی، دومره غلط بیانی ده او دومره په کروړونو روپئی دے کین تباہ بربادے شوے دی او چه کومه حلقه یا علاقہ په دے کین ذکر شوے ده نو په هغه خانے کین هډو دسره کار شوے نه دے۔ نو زه وایم چه دا سوال هډو Discuss کوئی مه۔ بس نیخ په

نیغہ نے سٹینڈنگ کمیٹی تہ حوالہ کرنی چہ تحقیقات پرے اوشی۔

وزیر آبپاشی و آبخوشی: جناب سپیکر صاحب! زہ د عبدالرحمان خان او د بتولو ملگرو دیر زیات مشکوریم او خما چہ کومہ خبرہ وہ چہ ما دورے کرے دی نو دا ارباب ایوب جان صاحب گواہ دے، دہ سرہ ہم تلے یم، بشیر خان عمرزنی سرہ ہم تلے یم، ہاشم خان سرہ ہم تلے یم، پیسبور دسترکت ہم ما لیدلے دے، چونکہ دوی زہ نہ یم غوبنتلے او نہ یم تلے، نو پکار دہ چہ دوی زہ غوبنتلے وے نو مابہ ہفہ خانے ہم لیدلے وو۔ خودا وایم چہ خمونزہ دا حکومت چہ خنکہ ما مخکنیں ہم عرض اوکرو۔-----

حاجی عبد الرحمان خان: پوائنٹ آف آرڈر سپیکر صاحب! تا بہ مونز غوارو نہ، تہ بہ گرھے، خپلہ ذمہ واری بہ تہ پہہ گرخیڈو پورہ کوے۔ تا بہ مونز ولے غوارو؟ (قہتے) تہ د عوامی نیشنل پارٹی وزیر نے، تہ بہ ہر خانے تہ خان رسوے او کہ تہ د غوبنتو کار کوے نو دا خپل الفاظ د واپس واخلہ۔

جناب حبیب اللہ خان کنڈی: سپیکر صاحب بیا نے غلطہ خبرہ اوکرہ جی، د عوامی نیشنل پارٹی وزیر نہ دے۔ دا د بتول صوبہ سرحد وزیر دے۔ خما ہم وزیر دے، میرا بھی تو ہے۔----- (قہتے)

وزیر آبپاشی و آبخوشی: جناب سپیکر صاحب! دا حکومت چہ راغلے دے نو خمونزہ کوشش دا دے چہ کوم غلط کارونہ شوے دی چہ دھنے تحقیقات ہم اوکرو، چہ دا لکھونہ روپتی لکیدلے دی او دوی او فرمائیل چہ دا نہ دی شوی، خوزہ تاسوتہ دا رشتیا وایم چہ د کافور دیرئی سکارپ چہ دے، پہ دے باندے چہ دومرہ پیسے لکیدلے دی او بالکل کارنہ دے شوے او دھنے باوجود د ایریکیشن دی پارٹمنٹ کوشش دا دے چہ دا ایرابونہ صحیح شی چہ پہ دے دا

Seepage ختم شی، دا ایراب چہ نہ تھیک کیری نوخامخا Seepage  
زیاتیری او Seepage چہ زیات شی نو بیا Agricultural Development نہ  
شی کیدلے، ماتہ ہیخ اعتراضستہ، دا د کمیٹی تہ حوالہ شی، د دے مکمل  
چہان بین بہ اوشی چہ دا د ایرابونو پیسے چرتہ لارے او چا اوخورلے او ولے  
دا صفائی نہ دہ شوے؟

**Mr. Speaker:** Is it the desire of the House that this question  
should be referred to the Standing Committee on Irrigation?

(The motion was carried).

**Mr. Speaker:** "Ayes have it. The question is referred to the  
Committee. Mr. Abdur Rehman Khan, MPA to please ask his  
Question No.106.

\*106- حاجی عبدالرحمان خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائینگے کہ۔

(الف) ضلع پشاور میں 1994ء سے لیکر 1996 تک ایرابوں پر کل کتنی رقم خرچ کی  
گئی ہے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ نہر کابل کی ہر سال صفائی ہوتی ہے؟

(ج) 1 گر (الف) تا (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ۔

1۔ ہر ایراب کا نام اور خرچ شدہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے۔

2۔ 1994 سے لیکر 1997 تک نہر کابل کی صفائی پر ہر سال خرچ شدہ

رقم کی تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب بشیر احمد بلور (وزیر آبپاشی و آبنوشی)، (الف) ضلع پشاور میں 1994

سے لیکر 1996 تک ایرابوں پر کل -/29,10,690 روپے خرچ کیے گئے ہیں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) ۱۔ ایرابوں پر سالانہ خرچ شدہ رقم کی تفصیل اور نام منسک ہے۔

۲۔ 1994 سے لیکر 1997 تک نہر کابل کی صفائی پر کل 1- 22,60000 روپے

خرچ کئے گئے ہیں۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

سال 1994-95 :- 900000 روپے۔

سال 1995-96 :- 920000 روپے۔

سال 1996-97 :- 440000 روپے۔

کل رقم :- 22,60000 روپے۔

حاجی عبدالرحمان خان: رشتیا خبرہ دا دہ چہ، یو خبرہ زہ پکین دا ہم کوم، بس کمیٹی تہ دا بتول خی نو لہذا بتول خما دا سوالونہ دی ہم دا یوہ خبرہ دہ، نو بس جی زہ مشکوریم، خو ورسرہ ورسرہ -----

**Mr. Speaker:** Is it the desire of the House that this question should also be referred to the Standing Committee on Irrigation?

(The motion was carried).

**Mr. Speaker:** "Ayes" have it. It is referred to the Committee.

حاجی عبدالرحمان خان: دیرہ مہربانی، خو سپیکر صاحب یوہ خبرہ کوم، د ایریگیشن سیکرٹری پہ بارہ کنین ہم خبرہ کوم چہ دیر شریف سرے دے سرہ د وزیرہ، او رشتیا خبرہ دا دہ چہ ہغہ د یاد دہانی قابل دے او پہ دے وخت کنین دیر بنہ کارکوی۔

**Mr. Speaker:** Mr. Abdul Haleem Khan Qasuria, MPA to please ask his Question No.112. Mr. Abdul Haleem Khan Qasuria. ( Not

present, it lapses). Mr. Salim Khan, MPA to please ask his Question No.115.

\*115- جناب سلیم خان ایڈووکیٹ: کیا وزیر آبپاشی و آبیاری ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت ضلع صوابی میں پیپور ہائی لیول کینال پر کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور مذکورہ منصوبہ کے لئے ٹینڈرز (Tenders) ہو چکے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہو تو۔

(۱) مذکورہ منصوبے کا ٹینڈر کس کمپنی کو ملا ہے۔

(۲) مذکورہ منصوبہ کتنی لاگت کا ہے۔

(۳) حکومت اس منصوبے پر کب کام شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل

تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب بشیر احمد بلور (وزیر آبپاشی و آبیاری): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) بنیادی طور پر منصوبے کو چھ ٹھیکہ جات کے ذریعے تعمیر کرنے کی تجویز ہے

جس میں دو ٹھیکہ جات کے ٹینڈر واپڈا کو موصول ہو چکے ہیں ان میں سے ٹھیکہ (wp-01)

برائے تعمیر پیپور ہائی لیول کینال بشمول گندف و باجہ سرنگ ہے۔ جس کی کم سے کم

بولی مبلغ ۲۱۶۱ ملین روپے ہے۔ اس ٹھیکہ کی تخمینہ لاگت بمطابق کم سے کم بولی کے

انجینئرز کے تخمینہ لاگت مبلغ ۱۷۲۰ ملین روپے سے بہت ہی زیادہ ہے۔ لہذا منصوبے اور

منصوبے کی لاگت پر اس کے مضمرات معلوم کرنے کے لئے یہ ٹینڈر واپڈا اور محکمہ منصوبہ

بندی و ترقی صوبہ سرحد کے زیر غور ہے۔ ٹھیکہ (wp-01) کے لئے ترکی کی فرم STFA

نے کم سے کم بولی دی ہے۔ ٹھیکہ (wp-03) جو کہ پرانے نظام کی ری موڈنگ و درستگی

کے لئے ہے۔ اس کی تخمینہ لاگت مبلغ ۴۲۱ ملین روپے ہے۔ اس ٹینڈر کی بولی بھی واپڈا

کو موصول ہو چکی ہے۔ جس میں سب سے کم بولی دہندہ میسرز خیر گریس پرائیویٹ لمیٹڈ

پشاور ہے۔ ان دو ٹھیکہ جات (wp-01) اور (wp-03) کی تاحال جانچ پڑتال ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ چار دوسرے ٹھیکہ جات بھی ٹینڈر کرنے ہیں۔

پیپور ہائی لیول کینال کی منظور شدہ لاگت تقریباً ۴۶۰۰ ملین روپے ہے۔ منصوبے پر کام شروع کرنے کا دارومدار ٹھیکہ (wp-01) اور ٹھیکہ (wp-03) پر ہے اگر ان دو ٹھیکوں کی موصول شدہ کم سے کم بولی کی بروقت منظوری مل سکے تو منصوبے پر کام کی ابتدا شیڈول کے مطابق اکتوبر ۱۹۹۷ء تک کام شروع کرنے کا پروگرام ہے۔ اور اس کام کو ۵۳ مہینوں میں مکمل کئے جانے کا اندازہ ہے جس کے مطابق سارا منصوبہ ۲۰۰۱ء تک مکمل ہو جائے گا۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سپیکر صاحب! سرخما سوال چہ دے دا الف باو ج دے دادرے جزہ سوال دے خما جی۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ: پہ دے کہ خما ستاسو پہ وساطت سرہ گزارش دا دے چہ منسٹر صاحب سرہ ما پہ دے پہ خپلہ ہم خبرہ کرے دہ او مکمل تفصیل نے ہم راکرے دے جی۔ خود پیپور ہائی کینال کومہ منصوبہ چہ دہ دا دیرہ زرہ او پخوانتی منصوبہ دہ او دے نہ خمونرہ، پاکستان چہ جور شوے دے، د صوابتی ضلعے د پارہ دا یو داسے منصوبہ دہ چہ ڈائریکٹ مونرہ ترینہ مستفید کیرو۔ د دے پیپور ہائی لیول کینال، صوبائی حکومت دا مہربانی کرے دہ چہ پہ اے ہی پی کسں ورتہ ہم Funds allocate کری دی، خود دلتہ اوس داسے قیصے شروع دی چہ دا منصوبہ Linger on کیبری او د دے منصوبے پہ Linger on کیدو سرہ مونرہ تہ دیر زیات نقصان دے او مونرہ ددے تیر الیکشن پہ Campaign کسں ہم، خمونرہ د تبولو نہ لویہ نعرہ چہ وہ دا پیپور ہائی لیول کینال وو۔ خکہ چہ خمونرہ صوابی ضلع چہ دہ، ہفتہ ورخ

حاجی صاحب ہم دلتہ خبرہ اوکڑہ او زہ ہم دا خبرہ کوم چہ تقریباً د لس اربہ روپو نہ سیوا پہ کال کنین مونہ د صوابی سنٹرل ایکسائز ڈیوٹی ورکرو او دا نورے منصوبے چہ کومے شوے دی، لکہ تربیلہ ڈیم جور شوے دے نو پہ تربیلہ ڈیم کنین، زہ صرف د وزیر صاحب پہ نوٹس کنین او د توتل ایوان د ملگرو پہ نوٹس کنین دا خبرہ راولم چہ دا تربیلہ ڈیم چہ جور شوے دے نو ہم خمونہ پہ زمکو جور شوے دے، د تربیلہ ڈیم یو بلب ہم پہ صوابی ضلع کنین نہ بلیری، دا آباسین خمونہ پہ ضلع باندے تیر شوے دے دھغے نہ یو شاخکے اوبہ ہم مونہ تہ نہ ملاویری۔ اوس مسئلہ دا شوے دہ چہ دا منصوبہ Linger on کیری۔ د دے صوبے، ما خپلہ پہ دے کنین دا Pursue کرے دہ - خمونہ د دے صوبے ایڈیشنل چیف سیکرٹری ہم پہ دے کنین واپدے تہ یو ڈیر زبردست نوٹ لیکلے دے خو د واپدے د طرف نہ مونہ سرہ پہ دے کنین زیاتے کیری۔ نو خما د دے توتل ایوان پہ ذریعہ باندے خپل گران منسٹر صاحب تہ صرف دا ریکوسٹ دے چہ پہ دے مسئلہ کنین، د پیورہائی لیول کینال مسئلہ چہ دہ پہ دے باندے کار شروع کول پکار دی، خکہ چہ ماتہ نے پہ جواب کنین پہ آخری کنین دا ہم لیکلی دی چہ پہ اکتوبر کنین بہ پہ دے باندے کار شروع شی او اوس نومبر دا دے پہ ختمیدو باندے دے نو خمونہ صرف دا گزارش دے چہ مونہ د صوابی ضلعے خلق، دا ڈیرہ پسماندہ ضلع دہ۔ خمونہ ڈیر لہ لہ جانیدادونہ دی خمونہ عہہ جانیداد خو تربیلہ ڈیم چہ کوم دے، ہغہ دومرہ Water log شو چہ اوس پہ ڈیرو کلو کنین د قبر د پارہ خایونہ نہ ملاویری۔ ڈیر لہ لہ جانیدادونہ دی او چہ کوم جانیداد د اوبو د لاندے وو نو ہغہ خو تربیلہ ڈیم سرہ خراب شوے دے۔ خمونہ د زرگونو کالو تاریخ وو، آباسین، ہغہ ہم د

غازی پور پتھلا پہ نوم باندے خمونڙ نہ کتہ کرے شو۔ دا یو اولئنی منصوبہ دہ  
 چہ خمونڙ د صوبے خلقو تہ ترینہ ڊیرہ زیاتہ فائدہ دہ نو خما منسٹر صاحب تہ  
 دا ریکوسٹ دے چہ پہ دے منصوبہ باندے خمومرہ زر تر زره کار شروع شی  
 نو دا بہ خمونڙ د پارہ ڊیرہ زیاتہ بنہ وی، خکھ چہ مونڙ د صوابی ضلعے خلق  
 چہ یو مونڙ پہ دے خبرہ باندے دا فخر کوو چہ مونڙ د خپل گران د یتولو  
 پینتنو بابا باچا خان بابا پہ مشرئی کئی ددے وطن د آذادی دپارہ ڊیرے بیش بہا  
 قربانی ورکے دی او دا خبرہ ہم کوم چہ نن دلته دا صوابی اسمبلی دہ ----  
 جناب سلیم سیف اللہ خان : پوانت آف آرڊر جناب سپیکر صاحب ! ہم دے  
 ممبر صاحب اول یو اوږد تقریر اوکرو چہ وخت ضائع کول نہ دی پکار -  
 اوس پہ سوال باندے تقریر دے کہ دا سوال دے ؟ کہ غہ ضمنی کوی نو ضمنی  
 دے اوکری۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ : دا سے چل دے چہ ددے منصوبے دومرہ زیات  
 اہمیت دے، زہ د معزز ممبر صاحب پہ خدمت کئی دا عرض کوم چہ ددے  
 منصوبے دومرہ زیات اہمیت دے۔-----

جناب سپیکر : د سلیم خان مطلب دا وو چہ غہ وخت ستا د خپل سوال نمبر  
 راتلو نو دھئے د پارہ دے ڊیر بنہ Sermon اوکرو اوس چہ دے پہ خان راغله  
 نو هغه نور خایونو کئی، دا مطلب نے وو۔

جناب سلیم خان ایڈوکیٹ : بالکل جی تہیک خبرہ نے کرے دہ خو خما خپله  
 هغوی تہ او یتولو ممبرانو تہ دا ریکوسٹ دے چہ پہ دے باندے ما خکھ زیات  
 وخت واغستو چہ دا منصوبہ د ڊیر زیات اہمیت حامل دہ او مونڙ د صوابی  
 ضلعے خلق چہ یو خمونڙ ڊیر لږ جانیداونہ دی دا خمونڙ د پارہ یوہ منصوبہ

ده چه په دے باندے غومره زرکار شروع شی نو دا به خمونږ د پاره ډیر ښه وی -

جناب سپیکر : مطلب مو دا دے چه د ټول پاکستان په اکانومی کنښ چونکه ستاسو Contribution زیات دے نو ددے دپاره ته زیات وخت اخلے -

جناب سلیم خان ایډیټ : بالکل جی بالکل -

جناب غفور خان جدون : سپیکر صاحب په دے -----

جناب سلیم سیف الله خان : جی د دے لږ وضاحت اوکړنی چه Contribution په هغه شخړه کنښ زیات دے -

جناب سپیکر : په اکانومی کنښ جی -

جناب سلیم سیف الله خان : تههیک ده جی -

جناب غفور خان جدون : جناب سپیکر صاحب ! گورنی جی د سلیم سیف الله خان صاحب هم د کروړونو روپو کارخانه په گډون امازنی ضلع صوابی کنښ جوړه کړه دی او تقریباً د سات کروړ - 7,00,00,000 روپو نه نه زیات هلته د دوی خپل ذاتی جائیداد دے - خبره دا ده عرض دا دے چه د دے پېورهانی لیول کینال یوازے صوابی ته فائده نشته، د دے فائده به ضلع مردان او ضلع نوشهره ته هم ا ورسې - درے واره ضلعو ته به، بلکه ټوله صوبه ته به فائده رسی جی - نو عرض دا دے چه دوی خو د اکتوبر وعده کړه وه، اکتوبر لارو او نومبر شروع شو، اوس نومبر کنښ د دا مهربانی اوکړی چه دا وعده اوکړی چه په دے کال د ورله دوی سنگ بنیاد کیردی، کانړه د ورله کیردی - کار د پرے شروع شی نو انشاء الله تعالیٰ په دے حکومت کنښ، ولے چه د 25 کالو دا یو منصوبه وه او دوی د تحسین لائق دی چه دے حکومت په

ورومبی نخل باندے د 1947ء نہ پس د دے پیورھانی لیول کینال منظوری  
ورکرے وہ۔

جناب جان محمد خٹک: سپیکر صاحب! دے کنن چونکہ ---  
جناب سپیکر: جی جی۔

جناب جان محمد خٹک: د دے Allignment د نن نہ لس دولس کالہ مخکنن چہ  
کوم شوے وو نو ہفہ د جلبنی پہ میرہ باندے او داسے راتلو او بیا کلیپانٹی  
سیند تہ غورزیدو لیکن اوس دوی Allignment چینج کرے دے او ہفہ نے دا  
شان کرے دے چہ کوم د جگنات پیر سابق پھر دے، د ہفہ Widening کوی نو  
صرف دا یو خبرہ دہ چہ زہ نے د وزیر صاحب پہ نوپس کنن راولم چہ دیرے  
زمکے چہ کوم دی، تقریباً یو لاکھ ایکر زمکہ بہ وی چہ ہفہ د ہفہ نہ پاتے  
شوہ۔ نوزہ د دوی پہ نوپس کنن یو پوائنٹ راولم چہ مہربانی اوکری چہ د  
دغے نہر نہ دیر پہ آسانہ باندے لکہ د خیشکو لیفت ایریگیشن سکیم دے کہ یو  
دوہ خایونو کنن نے ہم دا اوکرو خکہ چہ دا اوبہ دومرہ اوبہ دی بقول د  
ایریگیشن دیپارٹمنٹ چہ دا بہ سرپلس شی او کلیپانٹی تہ بہ نے غورزوو۔ نو دا  
یو پوائنٹ دے کہ وزیر صاحب پہ دے کنن لہرہ مہربانی اوکری او دوی سرہ  
پہ دے کنن یو دغہ اوکری او د لیفت ایریگیشن یو دغہ پکنن اوکری۔

جناب ہمایون سیف اللہ خان: سر یو منٹ۔ جناب سپیکر صاحب! یہ بڑی پرانی سکیم  
ہے جو 1951ء میں شروع ہوئی ہے۔ میں حیران ہوں کہ آج تک یہ کیوں Complete  
نہیں ہوئی، اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے Rights, Insdus river  
پر Establish ہوتے ہیں اور ہمیں یہ پانی، اور یہ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس پر  
پچاس سال مزید بھی لگیں گے کیونکہ پچاس سال میں تو یہ سکیم Complete نہیں ہوئی

جو 1951 سے شروع ہے اور آج تک Complete نہیں ہو سکی۔ اس سکیم پر کچھ کام شروع ہوا تھا اور وہ مجھے یاد ہے، 1951ء میں دس لاکھ روپے اس کے لئے منظور ہوئے تھے۔ سر! آپ ذرا اسے دیکھیں اور چیک کریں۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ (لیڈر آف دی اپوزیشن)، ہمایون خان چونکہ خیبر اوکریہ دلتہ پیپورہانی لیول کینال باندے بحث کی رہی۔ دا نہ چہ مونہ د دے کریدت، وایو چہ دا د فلانی حکومت پہ دور کین شروع شوے یا فلانی دور کین شوے دے خو Just to put the record straight د دے ایگریمنٹس ایشین دیویلمپمنٹ بنک سرہ پہ اکتوبر 1993ء کین شوے دے او د ہفے نہ پس دا دوہ درے کالہ پہ ہفے باندے سرویز وغیرہ دا بتول غیزونہ Complete شوے دی اوس Tendering stage تہ رارسیدلے دے نو دا وزیر صاحب بہ ہم د دے سرہ اتفاق کوی چہ ایشین دیویلمپمنٹ بنک سرہ یا ورلڈ بنک سرہ یو سکیم پہ شیرو اوو میاشتو کین نہ کی رہی پہ دے کین دوہ درے کالہ لگی او دا ہفہ وخت کین شوے وو تاسو د 1995-96 اے پی اوگورنی 1996-97ء اے پی اوگورنی نو د دے د پارہ خطیر رقم ایسے دے شوے وو۔ ہم د دے د پارہ چہ د دے Feasibility او بتول کار Complete شی۔ پہ دے کین زیاتے پیسے د صوبانی حکومت دی او د ہفے دوو کالو پہ بجت کین د دے د پارہ مکمل پیسے ایسے دے شوے وے او پہ دے باندے کار شوے وو۔ کہ دے کین لہر Delay شوے دہ نو دا د واپا نہ شوے دے۔ واپا پہ دے کین Delay شوے وہ او ہفے کین، دا کار بہ ہم غہ مودہ مخکین شروع شوے وو خو ہغوی پہ Tendering کین گر بر کوو او د ہفے پہ وجہ باندے دے سکیم کین Delay شوے وہ۔

جناب غفور خان جدون: جناب سپیکر صاحب! یو ریکوسٹ بہ کوم، د آفتاب خان ډیر زیات مشکوریمہ خو عرض دا دے کہ تاسو د 1985ء نه اوگورنی د هر کال په بچت کښ د پیور هانی لیول کینال د پاره پیسے ایښودے شوه دی دا د 1993-94ء، د 1995ء، نه ده، د 1985ء نه پس تاسو خپل د اسمبلی ریکارډ اوگورنی نو باقاعده په هر بچت کښ ورله پیسے مختص شوه دی۔ مونږ د بتولو مشکور یو۔

جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ: جناب سپیکر! I am on a point of personal explanation غفور خان واتی چه ایښودے شوه دی هغه بیل دغه وو ایگریمنٹ چه غو پورے ایشین ډویلپمنٹ بنک یا غوک تاسو له فنډز درنه کری، دا سے خو گومل زام د پاره کال په کال پیسے ایښودے کیری، هله سترکچر دے، هله مینتینینس د پاره لږے ډیرے پیسے ایښودے شی خو په پراجیکٹ باندے خو لا کار نه دے شروع کنه۔ Finalization of the project یا ایگریمنٹ چه دے، خالد عزیز چه هغه وخت د دے صوبے ایډیشنل سیکرتری وو هغه تله وو او ایشین ډویلپمنٹ بنک سره په منیلا کښ د دے ایگریمنٹ شوه وو۔ It is either October or November, 1993 هغه کښ دا ایگریمنٹ شوه وو او د هغه نه پس په دے باندے دا نوره کارروائی شروع شوه ده۔

وزیر آبپاشی و آښوشی: جناب سپیکر صاحب! زه د خپل بتولو ممبرانو ډیر زیات مشکوریمه او ډیره مننه کوم چه دوی داسے Important مسئله اوچیرل او زه خاص کر د آفتاب خان ډیر مشکوریمه خو Let put the record straight زه به دا عرض اوکرم چه کوم وخت تربیله بند جوړیدلو

نو ولی خان صوابنی کسب تقریر اوکرو چہ دا تریلہ دیم جورپیری نو د دے  
پارہ مونر تہ یو تہنل پکار دے، خمونر صوابنی تہ دانہس ریور نہ اوبہ پکار دی  
نو ہغہ وخت کسب دا خبرہ چا نہ منلہ نو بیا ولی خان ہلتہ تقریر اوکرو چہ دا  
دیم بہ مونر تر ہغہ پورے نہ پریردو چہ تر غو پورے پکسب مونر تہنل وانہ  
خلو۔ نو دے بارہ کسب بیا نیشنل اسمبلی کسب ہم خبرہ شوے وہ او ولی  
خان تہ بہتو صاحب او وئیل چہ تہ ماتہ Threat کوے ہغہ ورتہ او وئیل چہ نہ  
مونر Threat کوو نہ زہ بہ دا Practically تا تہ او بیایم تر غو پورے چہ  
مونر تہ داتہنل نہ پریردے چہ مونر اوبہ وانہ خلو نو مونر بہ دا دیم نہ پریردو۔  
نو د ہغے نہ پس بہ تاسو تہ یاد وی چہ د ہغے تہنل لہہ غوندے حصہ جو رہ  
شوے دہ۔ د ہغے نہ اوبہ مونر اخلو، دا د ولی خان د ہغے وخت خبرے وے  
چہ کومے ہغوی پہ صوابنی کسب کرے وے۔ دویمہ خبرہ دا دہ چہ خمونر  
رور آفتاب خان خبرہ اوکرو چہ د 1993ء، نہ نو دا ہدو کیدے نہ شو، تر غو  
پورے چہ Water Accord نہ وو شوے۔ ولے چہ انہس ریور چہ دے، تر غو  
پورے چہ Water Accord نہ وو شوے نو د انہس ریور نہ یا د بل ہر یو  
دریاب نہ مونر اوبہ نہ شوے اغستے، دا Water Accord د مسلم لیکٹ او دے  
اے این پی مشترکہ حکومت چہ وو ہغہ وخت کسب Water Accord شوے  
دے، نو د ہغے نہ پس مونر د دے جوگہ شولو چہ مونر پہ دے بانڈے کار  
اوکرو۔ کومہ خبرہ چہ ہمایون صاحب اوکرو چہ د 1951ء، پراجیکٹ دے،  
نو پہ 1951ء، کسب Water Accord نہ وو شوے، اوبہ چا نہ ورکولے او چا نہ  
شوے اغستے۔ پہ دے وخت کسب داسے حالات دی چہ مونر، آفتاب خان خبرہ  
اوکرو چہ 1993ء، ہغہ شوے دی خو ہغہ ہم داسے وو چہ غنگہ داسے روان

دی پہ دے لپ کنیں موجودہ حکومت، مونر واپدے تہ لارو او واپدے Refuse کرلہ چہ مونر دا Contract نہ Sign کوؤ، ولے چہ دا دیر زیات دے۔ پہ دے کنیں ما Personally واپا چیرمین کوم چہ اوس لارو ہغہ سرہ مے خبرہ اوکرلہ نو ہغہ ونیل چہ زہ بہ استغفی ورکرم خو پہ دے دستخط نہ کوم۔ دا ذمہ واری د پراونشل گورنمنٹ پہ خپل سر واخلی، ولے چہ دا دیرے زیاتے پیسے دی، ہغوی چہ کوم Estimate جور کرے وو، ہغہ Estimate، د یو کارڈ پارہ، پیورہانی لیول کینال داسے دے چہ دا پہ شپرو حصو کنیں تقسیم دے دے یو پیورہانی لیول کینال بہ شپر تہیکے کیری، خود تولو نہ لویہ تہیکہ چہ دہ ہغہ دے تہنل دہ۔ د تہنل بارہ کنیں واپا والا چہ 1720 Million rupees, proposed کوم جور کرے وے Estimate نے جور کرے وو خو چہ کوم Contractors وو ہغوی او دا ایشین ڈویلپمنٹ بنک پہ مونر یو قدغن لگولے وو چہ تاسو بہ یورپین کمپنی نہ بغیر بل چا نہ بہ نہ کوئی۔ ولے چہ دا تربیلہ دیم دے او دے دیم نہ چہ تاسو تہنل او باسئی نو دیم تہ چرتہ خطرہ او نہ شی۔ نو پہ دے وجہ باندے ترکی فرم چہ دے ہغوی بیا 3161 ملین باندے د خپلے تہیکے تینٹر راکرو نو واپا والا پہ دے وجہ باندے دا نہ Accept کولہ چہ دا خو 72% above دے، لہذا مونر دا Risk نہ اخلو، خکک چہ صبا مونر د پارہ پرابلم جور نشی۔ د صوبے د مفاداتو لہ خاطرہ د دے صوابی د خلقو او د خپلو زمیندارانو مفادو د پارہ مونر دا خبرہ کیسینت تہ راوستلہ او کیسینت کنیں مونر دا فیصلہ اوکرلہ، واپا تہ مو دا اختیار ورکلو، ولے چہ مونر تہ پتہ دہ ورخ پہ ورخ قیمتونہ زیاتیری یو میاشت کنیں شپر کروہ روپنی مونر حساب کرے دے چہ دے Cost زیاتیری نو مونر ونیل چہ مونر بیا

Re-tender کو نو بیا بہ یو کال روستو لارشی۔ خو بیا مونر واپیا تہ دا اوونیل چہ تاسو مونر تہ دا گارنتی راکرئی چہ دے نہ کم Bid راخی نو بالکل تھیک دہ بیا بہ مونر اومنو خو هغوی دا گارنتی ہم رانہ کرہ، پہ دے وجہ بیا صوبائی حکومت پہ کیسینت کنس دا فیصلہ اوکرہ او واپیا لہ نے دا اختیار ورکرو چہ تاسو Sign کرئی او زہ خپلو رونرو تہ دا وایم چہ هغہ Sign شولہ او انشاء اللہ پہ دے کال کنس دننہ دننہ بہ پہ دے باندے مونر Practically کار شروع کرو او دے کنس د تولو نہ لونے Re-modelling Development of راخی Improvement of existing channels. پکنس راخی Improvement of surface drainage راخی new Irrigation Topi area Construction of sub-surface drainage system راخی system Conversion of water courses in to minors دا تولے شپن تھیکے دی او پہ دے کنس دوہ تھیکے اوشوے او باقی غلور مونر Advertise کرے دی۔ انشاء اللہ پہ هغے باندے بہ ہم کار شروع شی خو زہ هافس تہ او دے خپلو رونرو تہ دا تسلی ورکوم چہ انشاء اللہ دا حکومت چہ دے دا دایریکیشن د پارہ زیات نہ زیات کوشش کوی، ولے چہ خمونر دے صوبہ کنس Already crops دیر کم دی، غنم کم دی ہیخ ہم نشتہ، کارخانے نشتہ، نو پکار دا دہ چہ ایگزیکلچر زیاتہ ترقی اوکری، ایگزیکلچر د ایریکیشن نہ بغیر ترقی نہ شی کولے، لہذا ایریکیشن تہ مونر زیات اہمیت ورکرو۔ دیرہ مہربانی۔

**Mr. Speaker:** Mr. Iftikhar Khan Matta, MPA to please ask his Question No.117.

\*117- جناب افتخار خان مٹا، کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 1988ء میں دو آپہمند کے لئے منڈا ہیڈ سے پانی کا دوسرا گیٹ منظور ہونے سے کافی مشکلات حل ہوئے ہیں؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ نہروں کی ریہاڈنگ کے لئے بھی رقم منظور کی گئی ہے؟

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت شہدر دوآبہ کی نہروں کی ریہاڈنگ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب بشیر احمد بلور (وزیر آبپاشی و آبیاری)، (الف) جی ہاں۔ منڈا ہیڈ ورکس کے دو عدد پرانے گیٹوں سے دوآبہ نہر میں پانی کی گنجائش 65 کیوسک تھی جبکہ تیسرا گیٹ لگ جانے سے نہر میں پانی کی مقدار 350 کیوسک ہو گئی ہے جس سے نہر میں پانی زیادہ ہو گیا ہے اور زمیندوروں کو وافر مقدار میں آبپاشی کا پانی مل رہا ہے البتہ نہروں کے کنارے کچے ہیں اور ان کو مضبوط کرنا ضروری ہے۔

(ب) جی نہیں۔ نہروں کی ریہاڈنگ کے لئے ابھی تک کوئی رقم مختص نہیں کی گئی ہے۔

(ج) اگر فنڈ میسر آجائیں تو نہروں کی ریہاڈنگ کی جا سکتی ہے۔

جناب افتخار خان مٹہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم - شکریہ سپیکر صاحب 1988ء کین کله چہ فرید طوفان صاحب ایریگیشن منسٹر وو ہفہ دوآبہ کینال تہ منٹا ہیڈ یوگیٹ جو رکڑے وو۔ ہفہ سرہ خمونڑہ کافی مشکلات حل شوے دی خو د ہفہ نہ علاوہ دغہ خانے کین یو داسے مصیبت دے، لکہ فرض کرہ چہ یو جکک اوبہ دی پہ ہفہ کین د بالٹی اوبہ خانے کیری نہ، ہفہ کین تقریباً 350 کیوسک اوبہ خمونڑہ زیاتے شوے دی، خو ہفہ 350 کیوسک اوبہ مونڑہ تہ اوس نہ راخی، خکہ چہ نہرونہ وارہ دی او دھفہ پہ وجہ باندے

اوبہ پکین نہ خانے کیری۔ دبد قسمتی نہ دوآبہ چہ کومہ دہ ددوہ سیندونو پہ  
 میخ کنین پرتہ دہ۔ یو دریائے کابل دے او یو دریائے سوات دے۔ یو طرف تہ  
 ہغہ فصلونہ آبادوی او قبرستانونہ رالہ تباہ کوی، بل طرف تہ خمونزہ پہ  
 خیلو شتو اوبو کنین فصلونہ تری وی۔ نو د دوآبہ کینال خبرہ چہ کوم دہ  
 ہغہ بغیر د Re-modelling نہ، نہ حل کیری، غو پورے چہ د دے  
 Remodelling نہ وی شوے نو خمونزہ د حلقے شبقدر پی ایف 14 د اوبو  
 مسئلہ نہ حل کیری۔ خکہ چہ پہ صوابتی او پہ مردان کنین Re-modelling  
 شوی دی خو صرف د بد قسمتی نہ خمونزہ حلقہ پاتے دہ چہ د دے  
 Re-modelling نہ دے شوے۔ نوزہ ستاسو پہ وساطت خیل مشر تہ دا  
 درخواست کومہ چہ خمونزہ د دوآبہ کینال Re-modelling د اوشی۔ دیرہ  
 مہربانی۔

وزیر آبپاشی و آبنوشی: د افتخارخان مشکوریمہ او دوی بالکل دا خبرہ تہیک  
 وانی او ماتہ دیپارتمنت ہم دا لیکلی راکری دی چہ دا سسٹم ہلہ تہیک کیدے  
 شی چہ د دے کینال Re-modelling اوشی۔ مونزہ سرہ چہ کلہ فنڈ راشی نو  
 انشاء اللہ کوشش بہ کوو چہ دا پہ Top priority باندے اوشی۔

Mr. Speaker: Mr. Hameedullah Khan, MPA to please ask his  
 Question No.143.

\*143- جناب حمید اللہ خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:-  
 (الف) ضلع دیر پی۔ ایف 74 میں 1993 سے 1997 تک آبپاشی کی کل کتنی سکیمیں  
 منظور ہوئی ہیں؟  
 (ب) مذکورہ سکیموں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائی جائے۔

جناب بشیر احمد بلور (وزیر آبپاشی و آبپوشی): (الف) ضلع دیر کے پی۔ ایف۔ 74 میں 1993-94 سے 1996-97 تک سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت کل دو سکیمیں منظور ہوئی ہیں۔ جبکہ دیر ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ پروگرام کے تحت کل تین سکیمیں منظور اور مکمل ہو چکی ہیں۔

(ب) سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت 1993-94 سے 1996-97 تک مندرجہ ذیل کل دو سکیمیں مکمل منظور ہوئی ہیں۔

نمبر شمار	نام سکیم	سال	تخمینہ لاگت
(۱)	سول ایریگیشن چینل	1993-94	4,74000/- روپے
	گمبٹ بانڈھ میدان		
(۲)	دو عدد ٹیوب دیز	1996-97	12,00,000/- روپے
	میدان براول ایریا		

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل سکیمیں دیر ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ پروگرام کے تحت مکمل منظور ہوئی ہیں۔

(۱)	ایریگیشن چینل گمبٹ بانڈھ	1995-96	18,40,000/- روپے
(۲)	ایریگیشن چینل گنوری	1995-96	13,30,000/- روپے
(۳)	ایریگیشن چینل برغنڈو	1995-96	07,00,000/- روپے

جناب حمید اللہ خان: پہ دے کنیں سر محکمے چہ کوم ما لہ جواب راکرے دے پہ دے کنیں نے لیکلی دی چہ دوکلا تیوب ویلے پہ پی ایف 74 کنیں دی۔ سر! یو تیوب ویل ہم نشتہ۔ بل پہ دے کنیں دا گنورنی او برغنڈو کہ دا نے پہ پی ایف 74 کنیں ثابت کرل نوزہ بہ جرم ورکرم سر، دا نے بتول غلط بیان لیکلے دے۔ جناب نجم الدین: سر! دے کنیں حمید اللہ خان چہ کوم سوال کرے دے خما

خیال دے دا ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ خو یا بالکل سترگے پتوی او دے تہ ہم نہ گوری چہ دلتہ بہ ممبران ناست وی او ہغہ بہ دا گوری، حمید اللہ سوال کرے دے چہ پہ پی ایف 74 کسب 1993ء، نہ 1997ء پورے "آپاشی کی کل کتنی سکیمیں منظور ہوئی ہیں" پہ ہغے کسب لیکلی دی، سول ایریگیشن گمبٹ بانڈہ میدان، دا خو تھیک دہ، د دہ پہ حلقہ کسب شتہ، لیکن دا دوہ تیوب ویلے چہ دہ پہ براول بانڈہ او پہ میدان کسب ورکری دی، ماسوانے د پبلک ہیلتھ د یو تیوب ویل نہ چہ ہغہ دغہ د پارہ دی، دا بالکل نشتہ دے۔ لاندے چہ دہ دا خایونہ ورکری دی، گنورنی خما پہ حلقہ کسب دہ، بیا نے برغندیو لیکلے دے، خما عرض دا دے کہ دا محکمے دا قسم سوالونہ ورکوی چہ ہغہ وانی چہ خما، دہ تہ دا پتہ ہم نشتہ چہ ہلتہ یو ڈیپارٹمنٹ شتہ، یو ڈیپارٹمنٹ شتہ دے او دا پتہ ورقتہ نہ لگی چہ دا پی ایف 74 کوم یو دے او پی ایف 75 کوم یو دے او دا حال وی او دوی داسے جوابونہ ورکوی، نو خما خیال دے چہ خمونہ د دے معزز رکن استحقاق مجروحہ شوے دے، دے سرہ دا بانریکت استحقاق کمٹنی تہ اولیرنی سر۔ غلط جواب نے ورکے دے۔

وزیر آپاشی و آبوشی: سپیکر صاحب، زہ د دے دوارو فاضل ارکانو صاحبانو دیر زیات مشکوریمہ، کہ دوی دا "ب" اولولی نو "سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت 1993-94ء سے 96-97ء تک مندرجہ ذیل کل دو سکیمیں مکمل منظور ہوئی ہیں، مکمل چہ کوم دے، ہغہ چار لاکھ پچہتر ہزار روپنی د سول ایریگیشن دی، منظور چہ کوم دی ہغہ د بارہ لاکھ روپو دوہ تیوب ویلونہ دی۔ پہ دے تیوب ویلونو باندے لا کار نہ دے شروع شوے، ولے نہ دے شروع شوے جی، چہ دا پیسے ملاؤ شوے، منظور شول خو ہلتہ کوم خانے چہ دوی بنودلے وو نو ہغہ چہ

مونرہ او کتو نو مخلور سوہ فیتہ لاندے اوبہ وے نو پہ دے وجہ ہلتہ چہ ہغہ  
 وخت کوم ایم پی اے وو د ہغہ پہ Understanding سرہ چیف منسٹر  
 صاحب د دے سکیم کولو دا Nomenclature change کپو او ہغہ کیس  
 چیف منسٹر صاحب سرہ پروت دے۔ د دے دوہ تیوب ویلونو بارہ لاکھ  
 روپنی منظوری ہم شتہ د ہغے د پارہ ہلتہ کنیں خانے ہم تاکلے شوے وو  
 خو ہغہ خانے Feasible نہ وو۔ نو پہ دے وجہ باندے ہغہ پاتے شو او ہغہ  
 مونرہ چیف منسٹر تہ لپلے دے چہ ہغہ خانے بدلولو د پارہ چیف منسٹر  
 صاحب بہ Permission راکوی او پہ ہغے باندے بہ بیا کار شروع کیڑی۔  
 داسے ہیخ خبرہ نہ دہ چہ مونرہ بہ خپل رورتہ غلط جواب ورکوو۔

جناب نجم الدین : زہ عرض دا کومہ جی چہ دونی جواب دا لیکلے، "منظور  
 او مکمل ہوئی ہیں" پہ دے کنیں کوم سکیم مکمل دے او کوم یو منظور دے دا یو  
 Suspense سہوا کوی زہ دا وایم جی چہ دہ دا کوم سوال ورکریے دے، دا  
 ایریا د حمید اللہ پہ پی ایف 74 کنیں د سرہ شتہ دے نہ، چہ شتہ دے نہ نو دے  
 خننگہ وانی چہ بھائی مونرہ منظور کریے دے۔ پہ ہغے کنیں منظور ہم لیکلی  
 دی او مکمل ہم لیکلے شوے دے۔ مونرہ خو پہ دے باندے پوہہ نہ یو سر!

وزیر آبپاشی و آبیوشی : جناب سپیکر صاحب! خما خیال دے چہ دے بہ اوس  
 تاسو پوہہ کری، خما خو دا عرض دے چہ دا سول ایریگیشن چینل پہ پی ایف  
 74 کنیں دے او بل منظوری ہم پہ پی ایف 74 کنیں شوے دہ او دا چہ کلہ خانے  
 بدل شی او د ہغے د پارہ چیف منسٹر صاحب Permission راکری نو بیا بہ پہ  
 دے حلقہ کنیں دا کارونہ کیڑی۔

جناب سپیکر : خما دا خیال دے۔۔۔۔

جناب نجم الدین : سر دا نہ دہ جی، ایریگیشن چینل گنورنی لیکلے شوے دے۔  
 دا د ثابت کری چہ دا پہ پی ایف 74 کنس دہ جی۔ برغندہ و لیکلے شوے دے، دا د  
 ثابت کری چہ دا پہ پی ایف 74 کنس دہ۔

وزیر آبپاشی و آبنوشی : دا کہ تاسو دا 2 اوگورنی کنہ جی، پہ دے کنس دا دی  
 چہ" اس کے علاوہ مندرجہ ذیل سکیمیں ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ پروگرام کے تحت مکمل ہوئی  
 ہیں۔"

جناب نجم الدین : سر بیا خو غلطہ شوہ، ہفہ وانی چہ پی ایف 74، دا Clear  
 وضاحت نے لیکلے دے چہ خما پہ دے حلقہ کنس کوم منظور شوئی دی۔  
 دسترکت دیولپمنٹ پراجیکٹ خود تہولے ضلعی یو پراجیکٹ دے خو ہفہ  
 پکنس خیل خانے بنودلے دے چہ خما پہ حلقہ کنس خہ شوئی دی۔ منسٹر  
 صاحب ددے جواب ورکری۔

وزیر آبپاشی و آبنوشی : سپیکر صاحب! ستاسو پہ وساطت دا عرض کوم چہ  
 ہفہ مونز نہ دا تپوس کرے دے چہ ایریگیشن غومرہ سکیمونہ ہلتہ شوئی  
 دی۔ مونز دا ونیلی دی چہ خمونز دوہ سکیمونہ د ایری گیشن دی او باقی  
 سکیمونہ دسترکت دیولپمنٹ پروگرام تحت شوئی دی۔ نو ہفہ دوہ چہ  
 دی، یو مکمل دے او دے بل Nomenclature باندے جگہرکا دہ۔ چیف منسٹر  
 Permission د پارہ تلے دے نو دا دوارہ سکیمونہ ----

جناب نجم الدین : سر خما عرض دا دے ----

وزیر آبپاشی و آبنوشی : دا دوارہ سکیمونہ چہ دی دا بہ دے پی۔ ایف 74 کنس  
 لگی او دا دویم تیوب ویل بہ ہلتہ لگی۔

جناب سپیکر : بشیر خان۔

جناب نجم الدین: سر دے کسں ولے شر کوئی۔ دا خونے غلط سوال ورکریے  
دے۔

جناب سپیکر: یو منٹ، ہغوی دا وائی چہ ضلع، Question مطابق " ضلع دیر  
پی ایف 74 میں 1993-97ء تک آپاشی کی کل کتنی سکیمیں منظور کی گئی " ہغوی د  
پی ایف 74 یعنی Specifically دھئے تپوس کوی۔

وزیر آپاشی و آبوشی: پی ایف 74 بارہ کسں دا وایم چہ دا کوم سول ایریگیشن  
چینل دے دا 1993-94ء کسں جو رشوے دے، گمبٹ بانڈہ میدان پہ پی ایف 74  
کسں دے او دا دوہ تیوب ویلونہ چہ دی دا لا شروع شوے نہ دی، دا بہ شروع  
کیری، نو پہ پی ایف 74 کسں بہ شروع کیری۔ دا باقی درے سکولونہ چہ دی  
دا خمونرہ نہ دی، دا دسترکت دیویلپمنٹ پروگرام کسں دی نو ہغہ نے پکسں  
Reflect کری دی۔ کہ ددوی شخہ سکیم نہ وی نو ہغہ بیلہ خبرہ دہ۔

جناب سپیکر: حما خیال دے داسے کار بہ اوکرو نجم الدین خان، د حمید اللہ  
خان Simple غوندے خبرہ دہ، تاسو نے پہ دغہ نومونو باندے Insist کوئی  
ہم چہ دا نومونہ پہ پی ایف 74 کسں نہ راخی۔ او بشیر خان تہ اطلاع دا دہ چہ نہ  
دا ہم پہ دے پی ایف 74 کسں دی، نو Best course دا دے چہ ہغوی بہ ہغہ  
Concernد افسران را او غواری او تاسو وضاحت اوکرنی کہ ہغہ د پی ایف  
74 دپارہ وی نو بیا ستاسو پہ وینا باندے چہ کوم خایونہ ورتہ بتایٹی ہغہ بہ  
کوی۔۔۔۔

جناب نجم الدین: سر حما عرض دا دے، حما درخواست دا دے چہ پہ دے  
کسں لاندے دا منسٹر صاحب نہ گوری، مونرہ دانہ وایو منسٹر صاحب دیر  
شریف سرے دے۔ خمونرہ معزز سرے دے، مونرہ دہ دیر لحاظ کوو خو چہ

دہہ محکمہ یو غلط جواب ورکوی، ہلتہ نے کارہم نہ وی کرے نوصبا خو  
 پہ اسمبلی کنیں دوی جوابدہ دی نو مونہ دا وایو چہ دے خود دوی  
 تحقیقات اوکری او دوی دراکاگی چہ تاوے دا غلط کار کرے دے؟  
 وزیر آبپاشی و آبوشی: دا بہ انشاء اللہ تیوس بہ ترے ہم اوکرو چہ دا ولے  
 داسے دغہ کرے دے خو خمایقین دے چہ هغوی بہ داسے نہ وی کرے۔

**Mr. Speaker:** Mr. Hameedullah Khan, MPA to please ask his  
 Question No.144.

\*144- جناب حمید اللہ خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

- (الف) آیا یہ درست ہے کہ علاقہ نیات پی ایف ۴ ضلع دیر میں ۱۹۹۲ تا ۱۹۹۷ تک جو  
 سیلاب آئے ہیں اس سے اس علاقے کی کافی اراضی کو نقصان ہوا ہے؟  
 (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو۔  
 (۱) حکومت نے حفاظتی پشتوں کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے۔  
 (۲) مذکورہ نقصان کے آزالے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے۔  
 (۳) کیا حکومت آئندہ بجٹ میں مذکورہ علاقہ کے لئے خاطر خواہ رقم مختص کرنے کا  
 ارادہ رکھتی ہے۔

جناب بشیر احمد بلور (وزیر آبپاشی و آبوشی): (الف) جی ہاں۔ یہ درست ہے۔

(ب) Umbrella .PC.I, 1995 میں پی۔ ایف ۴ دیر کے لئے مندرجہ ذیل  
 سکیمیں شامل کی گئی ہیں۔

- (۱) سیلاب زدہ پشتوں کی مرمت برائے گاؤں گبت بانڈہ ۔ 1,27,000/- روپے  
 (۲) سیلاب زدہ پشتوں کی مرمت برائے گاؤں بیلا ۔ 7,90,000/- روپے  
 (۳) سیلاب زدہ پشتوں کی مرمت برائے گاؤں شواردین نکر ( Spur ) ۔ 68,000/-

روپے

(۲) سیلاب سے جن اراضیات یا مکانات کا نقصان ہوا ہے اس کے لئے سول انتظامیہ سے رابطہ کیا جائے۔ جہاں تک فلڈ ورکس کا تعلق ہے ان کاموں کو 1995 کے PCI میں شامل کیا گیا ہے۔

(۲) اگر مجوزہ P.C-1 منظور ہو کر اور فنڈ مہیا کئے گئے تو پی۔ ایف ۴ میں مندرجہ بالا سکیموں پر کام شروع کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ بند ورکس کے تحت بھی مرمت کے لئے سال 1997-98 میں متعدد کام شامل کئے جائیں گے۔

جناب حمید اللہ خان: پہ دے کتبیں مے سر عرض دا دے چہ دا "سیلاب زدہ پشتوں کی مرمت برائے گاؤں بیلہ" کہ دا بیلہ او شوار دین تکر یو گمبت بانہہ شتہ، کہ دا دوہ کلی خمونہ پہ علاقہ کتبیں وی نوزہ ذمہ واریم، زہ بہ دا ممبری پریردم کہ دا دوہ کلی پکبیں وو۔ او کہ نہ وی نو دے محکمے او دے سرو خلاف د انکو انری اوشی۔

جناب جہانزیب خان: حمید خان! دے خو زہ گواہی کوم چہ دا کلی ستا پہ علاقہ کتبیں شتہ۔

جناب حمید اللہ خان: کوم کوم دی۔

جناب جہانزیب خان: دا تا چہ کوم نومونہ یاد کرل، علاقہ کتبیں خو شتہ۔

جناب حمید اللہ خان: او، گاؤں بیلہ نشتہ سر۔

جناب جہانزیب خان: او او علاقہ کتبیں خو شتہ۔

جناب حمید اللہ خان: علاقہ کتبیں بہ وی خو ما پی ایف 74 ونیلی دی۔

جناب جہانزیب خان: ما ونیل کہ علاقہ دونیلے دہ۔

جناب حمید اللہ خان: نہ پی ایف 74 مے ونیلے دے۔

جناب سپیکر: حلقہ نے مطلب دے۔

وزیر آبپاشی و آبنوشی: سپیکر صاحب! دوی تہ دا عرض کومہ چہ دا کومے علاقے لیکلی شوے دی دا Umbrella، Umbrella مطلب دا دے چہ دا بتول سکیمونہ مونرہ پہ یو خانے کوو او دا خمونرہ پی سی ون جو ر دے او د دے د پارہ مونرہ دا سیکنڈ فیز، دا چہ کوم Flood damages دی پہ ہفے باندے مونرہ تہ ایشین دیویلپمنٹ بنک د فیڈرل گورنمنٹ پہ Through پیسے راکوی نو پہ Umbrella کنہ دا سکیمونہ مونرہ کپی دی، دا مونرہ اغستی دی او د دے پی سی ون جو ر دے او د دے پی سی ون دا پیسے پکنہ لیکلی دی نو دا کارونہ لا شوے نہ دی دا بہ سیکنڈ فیز کنہ چہ کوم مونرہ تہ راشی ہفے کنہ بہ دا کوو۔ باقی دا چہ کوم دوی وائی دا معمولی کارونہ دی، دے د پارہ مونرہ تقریباً ایک لاکھ ساٹھ ہزار دا ورکوتی ورکوتی کوم چینل چہ دی، د دے د Repair د پارہ ہفہ دیپارٹمنٹ پہ خپلہ کوی۔ ہفہ مونرہ انشاء اللہ پہ دے کال کنہ بہ کوو او دا باقی Umbrella چہ دہ دا چہ پیسے راشی نو دا بہ پہ سیکنڈ فیز کنہ انشاء اللہ کوو۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: جناب سپیکر! خما پہ خیال کنہ وزیر صاحب، خمونرہ محترم دے، صفا د او وائی چہ بھنی خما د محکمے نہ، انسان دے غلطی کیدے شی، غخہ دا نہ چہ غلطی نہ شی کیدے۔ ہفہ وائی چہ خما پہ حلقہ کنہ، زہ وایمہ چہ خما پہ حلقہ کنہ یو کالے نہ دے، ہفہ ماتہ پتہ دہ چہ خما پہ حلقہ کنہ کوم کلی دی او کومہ آبادی دہ۔ محکمے تہ غخہ پتہ دہ، د آبنوشی یا آبپاشی والا چہ بھنی فالانی، ہفہ وائی چہ بھنی پہ ما دا بیلہ، امبریلہ نہ، بیلہ، د بیلے خبرہ کوی، گاؤں بیلہ، امبریلہ نہ وائی ہفہ وائی بیلہ یو

کلے دے۔۔۔۔۔

جناب احمد حسن خان: نہ نہ لاندے تاسو پہ سیریل نمبر 2 باندے اوگورئی۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: نو هغه دا وانی چه دا حما په حلقه کښ نه دے نو بهنی محکمے نه غلطی کیدے شی۔ بس دا اومنتی چه غلطی اوشوه۔ مخکنی به نه تهیک کری۔

وزیر آبپاشی و آبنوشی: سپیکر صاحب! داسے کار دے چه ما خود Umbrella خبره اوکرله او دا بیله چه حما په حلقه کښ نه دے نو دا به خامخا تپوس کوف چه ولے نه دے او Reflect شوے ولے نه دے؟

جناب حمید اللہ خان: یواخی بیله نه ده شوار دین هم پکنی دے۔

جناب سپیکر: او دهغه به هم پته اولگی کنه جی۔

جناب حمید اللہ خان: او دغه هم حما په حلقه کښ نشته دے۔

Mr. Speaker: Mr. Abdul Subhan Khan, MPA to please aske his

Question No.155. Mr. Abdul Subhan Khan, please.

\*155- جناب عبدالسبحان خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بخشالی خوڑ پر ایک معلق پل تعمیر کیا گیا ہے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پل کی تعمیر غیر تسلی بخش ہونے کی وجہ سے پل ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ پل کی ناقص تعمیر کے سلسلہ میں انکوائری، ضروری کاروائی کرنے اور اسے احتساب کمیشن کے حوالے کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب بشیر احمد بلور (وزیر آبپاشی و آبنوشی): (الف) محکمہ انہار نے بخشالی خوڑ پر کوئی

معلق پل تعمیر نہیں کیا ہے۔

(ب) اس کا محکمہ انہار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(ج) اس کا جواب متعلقہ محکمہ ہی مکمل چھان بین کے بعد دے سکتا ہے۔

جناب عبدالسبحان خان: جناب سپیکر صاحب! دبغشالی پہ خور باندے یو Hanging bridge پہ تیر گورنمنٹ کین جو رشوے دے۔ پہ ہفے کین دا الف ب، ج، خو دوی ماتہ جواب راکرے دے چہ دا د ایریگیشن دیپارٹمنٹ سرہ تعلق نہ ساتی۔ ما ہم د دے معلومات کری دی چہ دا Rural Development Department سرہ تعلق ساتی او دا کپ فنڈ نہ جو رشوے دے خو میعاد نے کال دوہ کالہ نہ کیری خو بالکل د آثار قدیمہ پل بنکاری، گنی دغہ شان کہ د ہفے سرہ چرتہ فوٹوگرافی اوشی او بہر ملک تہ اولیرلے شی، او یا دا پل راوچت شی، خکہ چہ انسان پہ ہفے نشی تلے بلکہ یوہ بیڑہ قدرے پرے ہم نشی تلے۔ دغہ شان Hanging bridge پہ مردان کین د جنرل فضل حق پہ وختو کین ہم جو رشوی دی، پہ ہفے باندے کہ گاہی خی نو غہ پرواہ پرے نشتہ، زہ دے ناستو ممبرانو لہ ستاسو پہ مشرنی کین دعوت ورکوم کہ یو انسان پرے تیر شو خو چہ پہ دے کوم د پیسو ضیاع شوے دہ نو خما دا گزارش دے کہ دا لوکل باڈیز کمیٹنی تہ اولیرے چہ د دے تحقیقات اوشی چہ لکھونہ روپنی پہ دے باندے ولے ضائع شوے دی او خما خوزیات توقع کیری کہ پی اے سی تہ اولیرلے شی نو دیرہ بہ بنہ اوشی چہ پتہ نے اولگی۔

وزیر آبپاشی و آبپوشی: جناب سپیکر صاحب! خننگہ چہ ہغوی پہ خپلہ اوفرماتیل چہ دا Irrigation کارنہ دے، دا د لوکل گورنمنٹ دے، نو پکار دا دہ چہ کلہ د لوکل گورنمنٹ 'Questions' Hour راشی نو دا د د ہفے سرہ

Include کرے شی، نو خما خیال دے چہ منسٹر صاحب بہ صحیح طریقے سرہ جواب کولے شی۔

جناب عبدالسبحان خان: خما خو گزارش دا دے چہ منسٹر صاحب ہم ناست دے او خما پہ خیال باندے بہ دلوکل بادیز منسٹر صاحب ددے سرہ اتفاق وی چہ د قومی دولت ضیاع شوے دہ نو کہہ چرے ددے سرہ ہغوی غہ اختلاف کوی نو ماتہ پرے غہ اعتراض نشہ۔ خو کہہ چرے کیری چہ پہ تیر گورنمنٹ کس پہ دے باندے لکھونہ رو پنی لکھیدی دی او ہغہ لوکل بادیز یا پی اے سی کمیتی تہ لارشی نو پہ خانے ددے چہ بل سوال ورکرمہ او بیا پکس میاشے تیری۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہسے عبدالسبحان خان خبرہ خو تاسو دغہ شوہ چونکہ لوکل بادیز۔۔۔۔۔

جناب نجم الدین: پوائنٹ آف آرڈر سر! دے طرف تہ اوگورٹی، دے خانے کس گپ لگی۔۔۔۔

جناب سپیکر: یو منت جی،

جناب نجم الدین: پہ دے خانے کس گپ لگی، دا یو منسٹر صاحب دہغہ خانے نہ راغلے دے۔

جناب سپیکر: دا تاسو خیل دغہ اوکری۔

جناب عبدالسبحان خان: ببو خان خیلہ کرسی پرینے دہ۔

جناب سپیکر: عبدالسبحان خان! خما خیال دے چہ ستاسو Question چہ کوم وو نو ہغہ ایریگیشن دیپارٹمنٹ تہ وو، د لوکل بادیز منسٹر خود دے نہ ہیخ نہ دے خبر، نو جناب تاسو تشریف کیردنی۔

جناب فرید خان طوفان (وزیر خوراک) ماہم دغہ عرض کول غوہنتل۔

جناب سپیکر: تاسو یو منت کینئٹ۔

وزیر خوراک و ہدیات: چہ کلہ خما نمبر راشی، ما نہ بہ اوکری، زہ بہ جواب ورکرم۔

جناب سپیکر: نوہنہ صورت بہ دا وی چہ تاسو پہ یو Adjournment motion باندے یا پہ یو Call Attention باندے راشی نوہغہ وخت بہ د لوکل بادیز منسٹر صاحب جواب ورکری۔

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! جہاں تک -----

جناب فرید خان طوفان (وزیر خوراک و ہدیات): سوال نے خما متعلق اوکرو۔ جواب بہ ورلہ زہ ورکوم۔ زہ خو ورتہ دا وایمہ چہ زہ خو حاضر یمہ خو خما د لوکل گورنمنٹ نمبر سبا دے، نوکہ د لوکل گورنمنٹ سرہ نے تعلق وی نو خما نہ د سوال اوکری، زہ بہ ورلہ جواب ورکرمہ۔ نن خو ایریگیشن ماتہ-----

جناب سپیکر: مصیبت خو دا دے فرید خان چہ تاسو داویرہ منسٹران صاحبان لگیا ینی گپ لگونی۔ سوال کیری تاسو دغہ نہ خیر نہ یی، زہ چہ تاسو د پارہ جواب ورکرم نو تاسو پہ ہغے بیا خفگان کونی چہ زہ جواب ورکولے شم نو بیا خو اوس گورنی جی، مبر صاحب تہ مے ہم دا خبرہ اوکریہ چہ چونکہ نن سوال د دوی د پارہ نہ دے، سوال ایریگیشن دیپارٹمنٹ تہ دے، نو د ایریگیشن دیپارٹمنٹ پہ خانے لوکل بادیز منسٹر صاحب جواب ورکولو پہ پوزیشن کنن نہ دے منسٹر د جواب نن ورخے تاسو پہ یو بل Matter کنن راشی نو ہغوی بہ تاسو لہ ددے جواب درکری۔

وزیر خوراک و بلدیات: غصہ مہ کوہ، زہ وایم چہ دیتولے دنیا غم دپہ سر

اغستے دے۔ مونزہ لہ پریردہ چہ خبرہ اوکر وکنہ، تہ غصے ولے کوے۔

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! اگر آپ کی اجازت ہو تو بات یہ ہے کہ ممبرز جو ہیں وہ

سوال اس طرح لکھتے ہیں کہ متعلقہ وزیر صاحب اس کا کیا جواب دیں گے۔ اب یہ سیکرٹریٹ

سے غلطی ہو جاتی ہے یا اور کچھ کہ Confusion create ہو جاتی ہے کہ یہ ایریگیشن کا

کوئیشن ہے یا لوکل گورنمنٹ کا ہے؟

وزیر آبپاشی و آبپاشی: اس میں انہوں نے ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ کا نام لکھا تھا۔

حاجی محمد عدیل: اگر آپ Original دیکھیں تو اس میں یہی ہوتا ہے کہ متعلقہ وزیر سے

درخواست ہے تو یہ Properly sort out ہو جائے تو پتہ چل جاتا ہے۔

جناب سپیکر: پہ ہفہ رولز باندے چہ خنی، نو بیا خو داد ہفہ دیپارٹمنٹ ذمہ

داری دہ چہ ہفوی نہ Pertain کوی، نو They should shift that to

the others.

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کو چاہیے کہ وہ جواب میں لکھے کہ

اس سوال کا تعلق اس کے محکمے سے نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پہ دے باندے ستاسو تسلی خما خیال دے او شوہ۔

جناب عبدالسبحان خان: خما خو تسلی دہ جی خو کہ د لوکل بادیز منسٹر

صاحب مونزہ تہ توجہ راکرے وے نو پہ خانے ددے چہ دا خو تہیک شوہ بیا بہ

پرے کال اتینشن ورکرم۔

جناب سپیکر: جی، لوکل بادیز منسٹر صاحب تاسو او فرمایتی۔

جناب فرید خان طوفان (وزیر خوراک و بلدیات): زہ خو سبحان خان چہ غہ

وانی خما دیپارٹمنٹ، ما خو چه کومہ خبرہ ثناء اللہ خان سرہ کولہ، یو اہم خبرہ مے کولہ۔ زہ خو ربنتیا خبرہ درتہ کوم چه زہ خبر نہ یم چه سخہ نے وٹیلی دی۔

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! دے خو د اووانی چه ہغہ عاجز سخہ اوونیل۔۔۔ (قہٹے)۔۔۔ مسئلہ ہم دادہ۔

وزیر خوراک و بلدیات: تہ مونہ نہ قرار کینسہ خہ۔

جناب عبدالسبحان خان: خمونہ، سپیکر صاحب دومرہ قدرے گزارش دے۔

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر صاحب! یو خو Cross talking نہ شی کیدے او نن یقیناً ستاسو جرات تہ ہم زہ سلام کومہ۔ خمونہ د تحفظ خانہ شتہ دلته انشاء اللہ۔۔۔۔ (قہٹے)

جناب عبدالسبحان خان: صاحبہ دومرہ قدرے گزارش دے، دوی غوری پہ غوری اروی پیتی تہ دترے نہ ہم لہ تہ کوی۔

جناب سپیکر: بس داسے بہ تھیک وی، تاسو بیا خیل گزارش ہغہ Concerned Department د پارہ یو کال اتنشن نوٹس راولٹی نو دوی بہ بیا تاسو تہ مکمل جواب درکری۔ نو بیا کہ کمیٹی غواری او کہ سخہ غواری ہغہ سرہ بہ بیا پہ ہغہ ساعت خبرہ اوشی۔

Mr. Abdul Subhan Khan: Thank you sir.

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب، دا منسٹران مہربانی اوکرنی یواخے یواخے نے کینسو نی چه دوی بیا چا سرہ خبرے نہ کوی چه خمونہ ہغہ سوال اوریدے شی چه جواب بیا راکوی۔

Mr. Speaker: Mr. Ghafoor Khan Jadoon, MPA to please ask his

Question No.167.

\*167- جناب غفور خان جدون: کیا وزیر آبپاشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گدون آمانٹی ایریا ڈیولپمنٹ پروگرام کے تحت ۱۰ مقام گندف اراضی کی آبپاشی کے لئے ٹیوب ویلز نصب کئے تھے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سال 1996ء میں محکمہ آبپاشی نے مذکورہ ٹیوب ویلز اپنی تحویل میں لئے تھے؟

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے مذکورہ ٹیوب ویلوں پر کام شروع کرتے وقت مفت اراضی دینے والے مالکان سے وعدہ کیا تھا کہ سکیم مکمل ہونے پر ان ٹیوب ویلوں پر آپریٹر 'چوکیدار کی آسامیوں پر مالکان کے افراد کو بھرتی کیا جائے گا؟

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت غیر متعلقہ افراد کو نکلنے اور ٹیوب ویلوں کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ مکمل تفصیل بتائی جائے۔

جناب بشیر احمد بلور (وزیر آبپاشی و آبپوشی، الف) جی ہاں۔

(ب) یہ اس حد تک درست ہے کہ محکمہ آبپاشی نے تین عدد ٹیوب ویلز گدون آمانٹی انڈسٹریل ڈیولپمنٹ پراجیکٹ کے پراجیکٹ ڈائریکٹر سے مورخہ 30-6-1993 کو اپنی تحویل میں لئے تھے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے کیونکہ محکمہ آبپاشی نے اس ضمن میں مالکان اراضی کے ساتھ ایسا کوئی وعدہ یا تحریری سمجھوتہ نہیں کیا ہے۔

(د) اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ محکمہ آبپاشی ان تین عدد ٹیوب ویلز کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے بشرطیکہ حکومت ان کو چالو کرنے اور ان کی سالانہ مرمت اور دیکھ بھال کے لئے ضروری فنڈز مہیا کرے جس کے لئے محکمہ مسلسل مالی سال 1990-91 تا مالی سال 1996-97 تک متعلقہ بجٹ میں استدعا کرتا چلا آ رہا ہے لیکن ابھی تک ان ٹیوب

ویلز کو چالو کرنے کے لئے محکمہ کو کوئی فنڈز نہیں ملا۔ جہاں تک ان ٹیوب ویلز پر غیر متعلقہ افراد یعنی تین عدد آپریٹر اور تین عدد چوکیدار کی بھرتی کا تعلق ہے تو اس ضمن میں عرض ہے کہ آپریٹر اور چوکیدار کی بھرتی نومبر 1995ء میں محکمہ نے باقاعدہ مہمانہ کارروائی، حکومت کی پالیسی اور متعلقہ حلقہ PF-25 کے ایم۔ این۔ اے کی سفارش اور مشورہ سے کی ہے اور ان کا تعلق بھی PF-25 سے ہے۔

اس کے علاوہ ان آپریٹروں اور چوکیداروں کو بھرتی کے بعد جب ٹیوب ویلز پر ڈیوٹی سرانجام دینے کے لئے بھیجا گیا تو ان مالکان اراضی نے جن کی زمینوں میں ٹیوب ویلز لگائے گئے ہیں، ان سرکاری ملازمین کو ٹیوب ویلز پر ڈیوٹی سرانجام دینے کے لئے نہیں چھوڑا اور مذکورہ ٹیوب ویلز کو تانے لگائے گئے ہیں جن کے خلاف قانونی چارہ جوئی بھی کی گئی لیکن کوئی حل نہیں نکلا اور اس کے بعد گندف کے متعلقہ مالکان اراضی نے آپریٹروں اور چوکیداروں کی بھرتی کا کیس عدالت میں چیلنج کیا اور عدالت نے ضروری ریکارڈ کی چھان بین کے بعد حال ہی میں فیصلہ سرکاری ملازمین کے حق میں دے دیا ہے۔

جناب منظور خان جدون : پہ دے کسبن خبرہ دا دہ، د جز "ج" پہ جواب کسبن او د جز "د" پہ جواب کسبن کہ تاسو اوگورنی "یہ درست نہیں ہے کہ محکمہ آبپاشی نے اس ضمن میں مالکان اراضی کے ساتھ کوئی ایسا معاہدہ یا تحریری سمجھوتہ نہیں کیا ہے۔ مونہہ دا منو چہ محکمہ آبپاشی ورسرہ معاہدہ نہ دہ کرے خو پراجیکٹ دا تریکٹر گدون چہ کوم دے، چہ کلہ دا تیوب ویلے کیدے نو ہغہ مالکانانو سرہ دوی دا معاہدہ کرے وہ جی۔ او بیا پہ جز "د" کسبن دوی دا واتی چہ "اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ محکمہ آبپاشی ان تین عدد ٹیوب ویلوں کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے بشرطیکہ حکومت ان کو چالو کرنے اور ان کے سالانہ مرمت اور دیکھ بھال کے لئے ضروری فنڈز مہیا کرے جس کے لئے مسلسل مالی سال 1990-91 تا مالی سال

1996-97 تک متعلقہ بجٹ میں محکمہ استدعا کرتا چلا آ رہا ہے۔ نوزہ د منسٹر صاحب نے دا تپوس کوم چہ دا شپہ کسان پرے دوی بھرتی د کوم خانے نہ کرل۔ او ہغوی تہ دا مسلسل درے کالہ دوی تنخوااگانے د کوم خانے نہ ورکپے۔ بل دا چہ اوسہ پورے یو سرے دے، د پینور دے او ہغہ تہ وانی چہ تہ تیوب ویل آپریتر شوے یا چوکیدار شوے نوبار تہ خہ، د جان محمد خٹک پہ حلقہ کسب دا تیوب ویلے جو ری شوے دی۔ د پینور سرے دے او ورتہ وانی چہ خہ تہ پہ نوبار کسب دیوتی کوہ۔ نو دا د کوم خانے انصاف دے۔ کہ دوی بھرتی کری وی نو دا د کوم خانے انصاف وو جی او بلے غاپے تہ وانی چہ فنہ مونہ سرہ بجت کسب کم وو۔ نو دا دواہہ خبرے د دوی تضاد دی او دا غلطے دی۔ دوی د مہربانی اوکری، زہ دے منسٹر صاحب تہ دا درخواست کومہ چہ درے کالہ پرے تاسو لگولی دی ہغوی لہ تنخوااگانے ورکونی، ولے تنخوااگانے ورکوی؟ ہسے حلقے تہ دیوتی لہ یو ورخ نہ دی راغلی۔ د کوم خانے دی؟ او راغلی کومہ حلقہ کسب لگیدی دی۔ نو دا ظلم دوی کرے دے۔ روستو گورنمنٹ نہ دا غلطی شوے دہ۔ زیاتے نے کرے دے چہ د کوم خانے حق وو ہغوی لہ نے خپل حق ورنہ کرو او زیاتے نے اوکرو د بل خانے نہ نے کسان راوستل او بھرتی نے کرل جی۔

جناب جان محمد خٹک: دے ضمن کسب یو خبرہ زہ کوم کہ اجازت وی۔ دا د ایریکیشن منسٹر غفور خان بالکل صحیح خبرہ کوی۔ خاص کر غنی داد خان پاتے دے او ہغہ دومرہ Violation کرے دے چہ د سرو ہلو پتہ نہ لگی، نہ نے محکمے تہ خہ بنکاری، نہ مونہ لیدی دی، نہ د علاقے خلتو لیدی دی۔ دوہ دوہ کسان اپریتران او چوکیداران بھرتی دی او د ہغوی پتہ نہ لگی، نتیجہ نے

دا ده چه تیبوب ویله لوکل زمیندار ستارت کوی نو هغه پرے شخه پوهیری۔  
 کله پرے یو راشی، کله پرے بل راشی، یو یو تیبوب ویل د لس لس لکهور وروپو  
 دے، نوزه د منسټر صاحب په خدمت کین عرض کومه چه مهربانی اوکری دا  
 د لوکل خلقو کار دے۔ کوم چه غلط بهرتی شوے دی، هغه لرے کړتی۔

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! دا غنی داد خان چه کوم وو، خمونږ په  
 وخت کین جناب سپیکر د ایس ایند جی اے دی وزیر وو، د دوی په وخت  
 کین د ایریگیشن منسټر وو۔ نو دا غلطیانے د هغه پیرید سره تعلق لری، په  
 کوم کین چه جان محمد خان د حکومت حصه وه۔

جناب جان محمد شنگ: هغه خوبیا تاسو ته مونږ تحفه درکړله کنه۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: جناب سپیکر! خما دا گزارش دے چه غفور خان  
 صاحب چه افرمائیل د تیبوب ویلونو متعلق، خما هم دا گزارش دے چه  
 خمونږه علاقه کین او په دے پوره صوبه کین، بعض داسے تیبوب ویلونه دی  
 چه هغه Afghan Refugees Fund نه جوړ شوے دی۔ نو دا محکمے دیرے  
 مودے نه مونږ کوشش کوو، هغه هم بند پرتے دی۔ وانی دا خود د دیپارټمنټ  
 شے نه دے او دا به مونږه، نو که پراجیکټ گډون جوړ کړی دی، که هزاره  
 پراجیکټ جوړ دے، هغه اوس جوړ شوے دی۔ تاسو نوی جوړوی او نوے  
 منصوبه بندی کوی، کروړونه روپنی لگوئی او دا چه کوم جوړ دی، په دے  
 ټیکنیکل چکر کین دا خود فنانسی جوړ دے، تحریر نه دے، معاہده نه شته۔ دا  
 هسے، د دے یو Practical Step د واخلی، دا ټول تیبوب ویلونه چه دی، چه  
 چا جوړ کړی دی که هغه صحیح دی او جوړ دی او استعمال کیدے شی نو د  
 هغه بندوبست د اوکړی جی۔

آپیشی و آبنوشی: یرہ دیو خبرے جواب -----

ب. رضا خان: زہ دجان محمد خان د خبرے تائید کوم، چہ ٹنگہ دوی  
 یرے۔ غنی داد خان ہم دغہ شان کپی دی چہ ٹومرہ تیوب ویلے نے کپی  
 ، پہ ہغے باندے کسان بہرتی کپی دی او ہغہ خپلہ زمینداری کوی نو ہغہ  
 یندار تیوب ویلے چالو کوی او ہغہ نے بندوی۔ پہ دے وجہ د بتولو  
 یرے سوزیدلے دی۔ زہ د ایریگیشن منسٹر یرہ شکریہ ادا کومہ چہ دوی  
 نما حلقے تہ راغلی وو او دورہ نے کرے وہ او ہغہ تیوب ویلے چہ کومے  
 بے، ہغہ یو خل بتولے تہیک شوے وے۔ او اوس دوبارہ بیا سوزیدلی دی او  
 ہغہ تہیک کول غواری۔

جناب احمد حسن خان: مونر د غلط کار Support نہ کوو۔ کہ غلط کار نے کرے  
 وی نو د ہغے د تحقیقات اوشی، خودا غلط کار پہ ہغہ دور کین شوے دے،  
 پہ کوم دور کین چہ ہغہ د ایریگیشن منسٹر ددوی پہ حکومت کین وو۔

Mr. Speaker: Ahmad Hassan Khan! please take your seat, please  
 take your seat.

جناب احمد حسن خان: چہ ریکارڈ صفا شی۔ لکہ دا د حکومت Collective  
 غلطی دے۔ دوی پکین ذمہ واردی دا اوسنی ممبران وزیران او مشیران کوم  
 چہ ددے پارٹینی سرہ تعلق لری نو۔-----

Mr. Speaker: The honourable Minister please.

وزیر آپیشی و آبنوشی: زہ د دے خپل مشرانو یر زیات مشکوریمہ چہ دوی  
 یرے بنہ خبرے اوکپے او ٹنگہ چہ غفور جدون صاحب او فرمائیل دا د  
 امازنی د ہغہ پراجیکٹ پنخہ تیوب ویلونہ وو۔ دوہ ہغہ پراجیکٹ والو

اوونیل چه مونږ خپل د څښکلو اوبو د پاره به اوساتو او دا دره چه دی دا تاسو ایریگیشن والا واخلی- نو هغه کښ بد قسمتی دا وه چه مونږ ته هغه ایگریمنټ چا نه ده راکړه- مونږ گډون امانی پراجیکټ والا ته اووه چه هغه ایگریمنټ تاسو راکړی چه د زمکو والو سره دغه شی- چه تاسو زمکه راکړی نو مونږ به تاسو نوکران کړو- بد قسمتی وه چه هغه حالات داسه پیدا شو چه هغه وخت کوم ایم پی اے صاحب وو هغه حکومت Pressures کړو او هغه کسان یعنی ما نن سحر چیف انجینئر راوغوښتو، ما ورته اوونیل ته چه وائی چه دا چالو هم نه دی، 1993 نه تاسو اغستی دی، 1997 پورے تاسو سره پیسه نشته، چه هغه چالو کړی چه د هغه د بجلنی د بل د پاره تاسو سره پیسه نیشته- نو دا نه کسان تاسو په کومه خوشحالی کښ اخلی- ددوی تنخواگانے د کوم اکاونټ نه تاسو ورکونی نو هغوی راته دا اووه چه مونږ کوم وخت واغستل نو د هغه نه پس مونږ تنخواه نه ده ورکړه- ولے چه مونږ هر خل اے دی پی ته دا سکیم اچوو- او سکیم پیسه نه راکوی- نو په دے وجه باندے هغه پاتے شی- زه چه راغلم نو هغوی دا کوشش اوکړو چه دا خلق د نوکرو نه اوباسو، هغه خلق سروس ټریبونل ته لارل، هغه نه هغوی خان Re-instate کړو- اوس هغوی هانیکورټ ته د ډیپارټمنټ خلاف تلی دی چه مونږ ته تنخواگانے راکړی- دے لړ کښ مانن هم هغوی سره خبره اوکړه چه دا بالکل ناجائزه ده چه یو سرے چه زمکه ورکوی ایگریمنټ د وی او که نه وی، حق دا دے چه د هغه سړی د کلاس فور واغستے شی- نو زه، بد قسمتی سره Legal procedure داسه شو چه هغه کښ مونږ پاتے راغلو، کښ انشاء الله مونږ کوشش کوو چه د چا زمکه

وی ہغوی تہ ملاو شی۔ بل سیلم خان خبرہ اوکرہ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned for tea break and we re-assemble after thirty minutes.

(اس مرحلے پر چائے کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی ہوگئی)  
(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔۔۔۔۔

جناب غفور خان جدون: جناب سپیکر صاحب! یو ریکوسٹ کومہ۔ زہ ستاسو دیر زیات مشکور او ممنون یم۔ خو خبرہ دا ده وقفہ سوالات ختم شوے دی۔ او پہ دے کین خمونر د ایریگیشن متعلق یو غلور سوالہ پاتے وو۔ زہ صرف دا عرض کومہ چہ بحث خو پرے کیدے نہ شی، ولے چہ وقفہ سوالات ختم دے زہ صرف دا ریکوسٹ کومہ جی۔ چہ خما دا سوالونہ د ہم ہغے کمیٹی تہ حوالہ شی۔ ولے چہ پہ دے اعداد و شمار کین چہ د پینور بارہ کین عبدالرحمان خان لہ نے کوم جواب ورکریے دے او خما پہ سوالونو کین د ایرابونو پہ لر کین د لکھونو روپو فرق دے۔ نوزہ صرف عرض دا کوم چہ دا سوالونہ خما باقی چہ کوم دی، دا ہم ہغہ کمیٹی تہ اولیرنی۔ او عبدالرحمان خان سرہ خو تاسو مہربانی کرے دہ، ہغہ مو لیرلی دی۔ صرف دا عرض یمے کوو۔

جناب سپیکر: دوی سرہ خبرہ اوکرنی۔

جناب غفور خان جدون: خما ہغہ Question کوم دی۔

وزیر آبپاشی و آبنوشی: کینینہ، کینینہ، لہرہ خبرہ کوم۔

جناب غفور خان جدون: بنہ جی سپیکر صاحب، پہ دے بتول پاکستان کنین د اسمبلو کارروائی پہ تی وی بنودلے کیری، صرف د سرحد اسمبلی کارروائی د شپے بارہ بجے تقریباً یو پنخو منٹو لہ بنودلے کیری، زہ صرف دا عرض کومہ چہ دا پبنتو کنین د اوبنائی او باقاعدہ چہ کوم د پبنتو تانم دے پنخہ بجے، نو کہ یو لس منٹہ، پنخلس منٹہ تانیم دونی مقرر کرو جی۔ نو دا مونزہ ستاسو پہ وساطت د پاکستان تی وی تہ دا درخواست کوو، چہ کم از کم دے صوبے لہ یو پنخلس منٹہ دونی مقرر کری چہ دا کارروائی د پہ پبنتو کنین ہغوی بنائی۔

جناب سپیکر: دا خو خما خیال دے چہ انفارمیشن منسٹر صاحب د پہ دے باندے خبرہ اوکری۔

جناب ثناء اللہ خان میاں خیل (وزیر اطلاعات): سر! ٹی وی چونکہ فیڈرل سبجیکٹ ہے لیکن صوبے کے انفارمیشن منسٹر کے حوالے سے میں ان سے یہ Case take up کر لینا ہوں۔ ہم فیڈرل منسٹر سے بات کر لیتے ہیں تاکہ وہ انہیں ڈائریکٹ کریں۔

جناب سپیکر: وہ فرما رہے ہیں کہ ہماری Proceedings رات کو 11.45 پر جاتے ہیں تو میرے خیال میں بہت کم لوگ ہونگے کہ وہ 11.45 تک ٹی وی دیکھنے کا شوق رکھتے ہونگے۔ غفور خان کا سوال تو یہ ہے۔ You please talk to them اور ان کو کہیں کہ اگر کچھ کوریج دینی ہے اس اسمبلی کو تو That should be well in time اگر نہیں دینی ہے تو پھر 11.45 پر جانا تو میرے خیال میں کوئی معنی نہیں رکھتا۔ لہذا حکومت کے پیسے پھر ایسے ہی ضائع نہ کریں۔

جناب افتخار الدین: جناب سپیکر! ---

حاجی عبدالرحمان خان: جناب سپیکر یو عرض دے۔۔۔

جناب افتخار الدین: مناسب خونہ دہ، ولے چہ د سوالونو وخت تیر شوے دے اوخما یو دیر اہم سوال وو۔ د سنیا فتح خان سماں دیم متعلق، خو چونکہ وخت تیر شوے دے نو کہ دوبارہ د پارہ ددے غہ بندوبست اوشی۔ ولے چہ منسٹر صاحب خپلہ ہفہ سانیدہ تہ ہم تلے دے۔ کتلی نے دی او بتولو حالاتو نہ بنہ خبر ہم دے۔

جناب سپیکر: د رولز Provision دا دے۔ ما تاسو تہ مخکنے ہم عرض اوکرو پہ ہفہ وخت سرہ چہ یو گھنہہ تانم دے حالانکہ ما خپل تانم تہ کتل، یو قسم زہ لا شل منہہ پکنس فالتو ہم لارم۔ بیا طریقہ کار دا دے چہ کوم سوال پاتے شی نو بیا د ہفے جواب پہ تبیل باندے Lay کیری۔ جواب تاسو تہ Already lay شوے دے، Best course بہ دا وی چہ Concerned Minister ستاسو ہم ایریگیشن کنیں دے، بشیر خان دلہ کنیں دے، غفور خان ہم ورسرہ خبرہ اوکرو، تاسو ہم ورسرہ خپلہ خبرہ اوکرنی، نو ہفہ Joint خبرہ کنیں بہ ستاسو دا مسئلہ ہم Take up۔ کری او Already چہ کوم سوالات شوے دی، ہفے کنیں تاسو ہم Associate کولے شی۔ تاسو ورسرہ خبرہ اوکرنی۔ ستاسو بہ پکنس راشی۔

جناب افتخار الدین: خمونن دا عرض دے، ستاسو پہ وساطت منسٹر صاحب تہ خواست کوو چہ دا د کمیٹی تہ حوالہ شی چہ ہر غہ Sort up شی۔

وزیر آبپاشی و آبخوشی: د کمیٹی تاسو خنگہ خبرہ کوئی، دیم باندے کار چالو دے او دے خل حکومت ورتہ تیس لاکھ روپنی ورکری دی۔ او پہ ہفے باندے تقریباً Sixty eight million rupees نو ہفے کنیں مونر 3 ملین ورکری دی۔ فنڈ نشہ دے، چہ فنڈ راشی نو کار بہ کیری۔ کمیٹی تہ غہ د پارہ بہ خی۔

کمیتی بہ ہلتہ خہ کوی، خبرہ د فنزده، چہ فنر راشی نو د حکومت دا پہ  
خپلہ خوبنہ ده چہ مونر داہیم جور کر و او دازر تر زرہ عملی کر و۔

حاجی محمد عدیل: جناب سپیکر! اگر یہ آپ کو درخواست دیں کہ ہمارے جو سوالات وقت  
کی کمی کی وجہ سے رہ گئے ہیں انہیں سرسبز کر دیا جائے تو کیا وہ سوالات Next اجلاس  
میں آجائیں گے؟

جناب سپیکر: دا خو تاسو سرہ دے، تاسو د سرسبزگنی Provision ماتہ لہر  
او بنائینی۔

حاجی محمد عدیل: وہ میں دیکھ رہا تھا لیکن میں نے کہا کہ -----

جناب سپیکر: نشتہ جی۔ کوئٹزر کے بارے میں Specific provision ہے کہ جو  
کوئٹزر اپنے ٹائم سے رہ جاتے ہیں تو ان کے جوابات ٹیبل پر مل جاتے ہیں۔ یہاں پر تو  
جوابات پہلے سے موجود ہوتے ہیں حالانکہ میں تو 'اگر میں آپ کے Predecessor جناب  
علاؤالدین کے اس پر جاؤں تو 'پھر تو کسی کو پتہ نہیں ہے کیونکہ Starred اور  
Un-starred کا مسئلہ درمیان میں آ جاتا ہے لیکن پھر بھی Still جس طرح  
Traditionally ہوتے چلے آئے ہیں لیکن دوبارہ سرسبزگی کی کوئی Provision نہیں  
ہے Throughout the rules بلکہ کسی چیز کی بھی نہیں ہے۔

وزیر آبپاشی و آبپوشی: جناب سپیکر صاحب! یہ کال ایشنن دے دیں تو خیر ہے ہم ان  
کو جواب دے دیں گے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ جیسے میں نے عرض کیا ہے ڈیم کی بات  
پر کہ اس کو کمیٹی میں جانے کا کوئی Sense نہیں ہے جیسا کہ غفور جدون صاحب نے  
فرمایا ہے تو ہم اس وقت چیئرمین کو کہہ دیں گے کہ وہ Suo moto لے لے گا 'ایسی  
کوئی پرابلم نہیں ہے۔

جناب غفور خان جدون: دا جی ما د نیشنل بلیٹن خبرہ اوکرہ، د صوبہ سرحد

کارروائیتی ته تقريباً پنجوس سيکنده هم کوريج نه ورکوی۔ دے صوبے سره هم زیاته کیری او مونږ ټولو ممبرانو سره هم زیاته دے۔ ستاسو په وساطت خمونږ دا موډبانه درخواست دے چه منسټر صاحب د پاسی او ټول متفقہ طور باندے دا ایوان د دا قرارداد پاس کړی چه په نیشنل بلیټن کښ خمونږ کم از کم د سرحد اسمبلی کارروائی خو پکار ده کنه جی۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: مونږ Specially د غفور خان د خبرے تائید کوو چه پکار ده د صوبه سرحد اسمبلی کارروائی له خوځه وخت ورکول پکار دی۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب، خو ځما خیال دے اووے چه زه ورسره به خبره اوکړمه، مونږ خو ورته دے حده پورے اووے چه به فرض محال 11.45 باندے کارروائی بنائی نو د دے نه څو نه ټیول پکار دی۔ ځکه چه هغه خو هسے د حکومت پیسے ضائع کیری او څه فائده نه نشته؛ 11.45 پورے د شپے څوک وینس وی او څوک به نه گوری، اوکه عام خلقو ته نه بنائی چه خمونږه د پاره ممبران څه کوی نو بیا پکار دا ده چه داسے ټانم وی چه Reasonable وی او یو بنیادم نه کتے شی چه د صوبے خلق ترے مستفید کیری نو ځما خیال دے چه اهمه خبره ده، منسټر صاحب دے په دے پورک Stand واخلی او هغوی سره د خبره اوکړی بلکه خپل فیډرل منسټر سره د هم په دے باندے خبره اوکړی او هغه سره دے دا معامله دغه کړی چه یاخو ټانم صحیح ورکړی۔ او چه نه ورکوی نو بیا مهربانی اوکړنی مونږه بس Ignore کړنی۔ بس بل خو څه حل نه شته۔

Sir, I can request, but I cannot direct, because that is a Federal department, I will only request them sir.

جناب سپیکر: مونرہ دا Direction نہ دی وئیلی جی۔ مونرہ دا وایو چہ خبرہ

ورسره Take up کرنی And you should stress upon it

Mr. Pir Muhammad Khan: Point of order sir.

جناب ہمایون سیف اللہ خان: د دے نہ بہ بنہ خبرہ دا وی سپیکر صاحب

Issue a Please you should issue a directive Issue کرئی جی ' Issue a

directive د اسمبلی د ممبرانو ہتھک دے، ہم تاسو نے Issue کرئی - Issue

thema direction

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! خما یو پوائنٹ آف آرڈر دے۔ ہفہ

بلہ ورخ ما خبرہ غہ شروع کرے وہ، ہفہ Question کئین، Question

hour ہم وو خو او نہ شوہ، غہ چیر میر پہ کئین جور شو۔ خما جناب

سپیکر صاحب خمونرہ خو بد قسمتی دادہ چہ اکثر آرٹیکل پہ آئین کئین وی

او د ہفہ پہ موجودگئی کئین ہمیشہ، پہ ہر حکومت کئین د ہفہ Article

violation کیری۔ داسے بد بختی دہ د دے ملک چہ آئین وی خو پہ آئین

بانڈے عمل نہ کیری، ہسے چغے مونرہ دیرے او باسو جناب سپیکر صاحب

مونرہ بہ غہ سوال کوو چہ سجاد علی شاہ صاحب چیف جسٹس دے

ژوندے وی او تاسو دے خدانے ژوندے ساتی - امید دے تاسو ہم بنہ بنہ

فیصلے کوئی۔ پہ ہفہ غہ ورخو کئین چہ د امریکے او د عراق جنگ وو نو

چہ د چا بچے بہ کیڈل نو صدام حسین نوم بہ نے ورلہ اینیودو۔ اوس نن سبا د

سجاد علی شاہ صاحب نومونہ ایردی، د خدانے پہ فضل بہ انشاء اللہ ستاسو

نومونہ بہ بیا خلق ایردی چہ بنہ رولنک تاسو راکونی، د خدانے پہ فضل باندے، جناب سپیکر صاحب د آرٹیکل 130 لاندے چہ خوک منسٹر کیری یا چیف منسٹر کیری نو دے بہ Schedule-III لاندے د گورنر پہ مخکین حلف اوچتوی او ہغہ حلف چہ دے جناب سپیکر صاحب نو دا پہ دے اردو ژبہ کین پہ 390 صفحہ باندے شتہ چہ "میں نلل صدق دل سے حلف اٹھاتا ہوں کہ میں غلوں نیت سے پاکستان کا مامی اور وفادار رہوں گا، کہ میں بحیثیت وزیر اعلیٰ یا وزیر حکومت صوبہ سرحد یا پنجوستان میں اپنے فرائض اور کارہائے منصبی ایمانداری، اپنی اہمائی صلاحیت اور وفاداری کے ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور اور قانون کے مطابق اور ہمیشہ پاکستان کی خود مختاری اور سالمیت، استحکام، بہودی اور خوشحالی کی خاطر انجام دوں گا۔ کہ میں اسلامی نظریہ کو برقرار رکھنے کے لئے کوشاں رہوں گا جو قیام پاکستان کی بنیاد ہے کہ میں اپنے ذاتی مفاد کو اپنے سرکاری فیصلوں پر اثر انداز نہیں ہونے دوں گا۔ کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا۔" زہ پہ دے یو نقطہ باندے جناب سپیکر صاحب لہرہ ستا سو توجہ راگرخوم" کہ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کو برقرار رکھوں گا اور اس کا تحفظ اور دفاع کروں گا" مطلب دا دے چہ دے آئین کین چہ دیو آرٹیکل خلاف ورزی کیری نوزہ بہ د ہغے تحفظ کومہ او ہغہ بہ خلاف ورزی تہ نہ پیریدیم۔ داشو تحفظ، کہ نہ ہسے پہ لیکلو وی نو ہغہ دے کین خوشتہ، دانگلش دا تکی ہم شتہ خو خما مقصد یواخے موجودہ حکومت نہ دے، موجودہ ورسرہ شریک، ہمیشہ پہ دے ملک کین د 1973ء آئین جو رشوے دے او تراوسہ پورے چرتہ کین داسے اونہ شو چہ یو حکومت پہ ہغے باندے صحیح روان شی۔

جناب سپیکر: پیر محمد خان! زہ ستا پہ خبرہ باندے اورسیدم۔ زہ تاسو لہ

جواب درکوم، یو منت جی -----

جناب سپیکر: خان جناب سپیکر صاحب! زه د دے آرٹیکل لږ شانته کښ

وضاحت کوم-----

جناب سپیکر: لږه خما خبره واورنی، یو منت خما خبره واوره-----

جناب سپیکر: خان: هغه آرٹیکل له زه راخمه کنه، هغه آرٹیکل له لا راغله نه

یمه جی-

جناب سپیکر: زه ستاسو په مطلب باندے پوهه شوم اوس زه تاسو ته خبره کوم  
گورنی جی، یو اړخ ته دا خلور پنځه ممبران پاسیل، زه تاسو له جواب  
بالکل قانوناً شکل کښ درکوم زه ستا په خبره باندے اورسیدم لږ ډیر  
پوهیرم، په اشاره باندے اورسیدم چه تاسو کوم خوا ته راوان نیی، غه وایی  
غه خبره کونی، زه اوس تاسو Satisfied کوم، مخیز دا دے چه یو اړخ ته  
خو تاسو دا وایی چه اوس هم دا ممبران یو دوه درے خلور پاسیدلی وو وائی  
چه خمونږه Questions پاته شول، او وائی چه سپیکر صاحب د دے غه  
بندوبست اوکړه، سرسبزی اوکړه Restoration نه اوکړه، فلانے اوکړه  
ډنگرے اوکړه، زه پاته شوم، منسټر صاحب غریب هم دغسے پاسیدو،  
Without any rule او دا د Call Attention Notice ورکړی، دوی د دا  
اوکړی، زه جواب ورکوم، زه نه مطمئن کوم، بل اړخ نه تاسو  
Constitutional points quote کونی Point of order باندے چه  
سپیکر ته تاسو کوم کونی نو هغه بیا د سپیکر یو خاص رولز دی په  
Constitution کښ، دغه رولز سره د Interpretation تعلق دے - نور  
Constitution سره د سپیکر هیڅ کار نه شته، د نور Constitution's

interpretation چه دے ، That is for the higher Court. هغه به  
 هغوی کوی۔ د سپیکر صرف Article 67 دا تاسو اوگورنی دے لاندے چه  
 کوم هغه خپل اختیارات دی ، هغه Limited دی ، د اسمبلی د قواعدو په  
 مطابق، نور غومره Constitutional Articles چه دی ، د دے د  
 Interpretation سپیکر سره هیڅ کار نه شته او که هغه کوی نو He is  
 embarking upon the jurisdiction of the superior Courts خکه  
 Supreme Court is the only Constitutional Court. د او It is the  
 job of the Supreme Court نو اوس یو ممبر خو ډیر اهم رتبه لری ،  
 ډیره لویه Responsibility ده ، ولے چه بلا خلق هغوی Represent کوی ،  
 خو که یو عام سړی کنی هم د قوم دومره درد وی ، د آئین او د قانون نو  
 مهربانی د اوکړی ، بلکه بحیثیت وکیل زه ورته دا هم وانم چه د وکیل نیولو  
 درخواست د هم اوکړی ، اضرخان وکیل نه وو نیولے ، خپله سپریم کورټ  
 Permission ورکولو نو تاسو سره خپله که دومره ددے آئین او د قانون د  
 Violation فکر وی۔ نو مهربانی اوکړنی تاسو باندے دا ډیوتی ده چه  
 Straightaway go to the Court and ask هلتہ کنی Prayer  
 اوکړنی چه دا د آئین مخالفت کیږی ، دلته کنی خما خپل خیال دا دے ، خفه  
 کیږو به نه ، خما رونه ینی ، ستاسو چه کوم خپل Business دے ، چه ددے  
 صوبے د خلقو درباندے کوم اعتماد دے هغه تاسو وروستو پریږدنی ، ستاسو  
 مطلب زه هرگز دا نه وایم پیر محمد خان ، چه زه تاسو یادومه Generally که  
 زه هم هلتہ کنی ناست یم ، زه هم دا کار کوم ، د خپلے حلقے مسئله چه مے  
 ختمه شی د بل چا بیا پرواه نه ساتم ، نو لږ به دومره اوکړو ، چه د

Constitution مخومره Interpretation تاسو غوارنی نو دا په تاسو باندے دیوتی ده او دیوتی چه راشی نو په هغه کسب به تاسو تاوان هم کونی۔ وکیل به هم نیستی، عدالت ته به هم ورختی، او په هغه باندے Interpretation کونی خما کار چه کوم دے، د Constitution Interpretation بالکل نه دے، Throughout Constitution خما د خپل رولز نه که غه Violation کیری نو هغه رولز به زه Enforce کومه، دغه غیز دے - Thank you very much

جناب پیر محمد خان: خما تاسوسره په دیرو خبرو باندے اتفاق شته خودا یوه خبره چه ده دا آرٹیکل 246 باندے تلل خکه غوارمه چه دا بله ورخ په دے اسمبلی کسب راغله ده سبا به بیا راخی، بله ورخ به بیا راخی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوس دا 225 کوم چه دے، تاسو اوس دا بقول ماته اولولنی تاسو دا خپل رولز 225 اولولنی، This is no point of order, it is not at all a point of order, it is not an adjournment motion. I

have given the ruling that it is not a point of order. Mr. Pir

Mohammad Khan! I have over-ruled it. This is not a point of

Please take your seat. بس order.

جناب پیر محمد خان:۔ خما خیال دا دے چه کومه خبره دلته کسب حل کیدے شی او هغه هم سرے سپریم کورټ ته اوری۔ دا ماته تهیک نه بنکاری۔۔۔۔

جناب سپیکر:۔ نه جی ما تاسو ته دا رولنگ درکړو چه دا تاسو د کوم آرٹیکل په ما باندے Interpretation یا په هغه باندے رولنگ غوارنی نو زه وایمه چه

This is no point of order, I have over-ruled it. Thank you

very much.

جناب غنی الرحمان : پوائنٹ آف آرڈر سر -

جناب سپیکر : جی - Is there any irregularity in the proceedings?

What is your point of order?

جناب غنی الرحمان : جناب سپیکر صاحب ! بیرون ما یو توجہ دلاؤ نوٹس

ورکے وو پہ ہفتے باندے منسٹر صاحب دیر Quick action اغستے دے -

زہ نے شکر یہ ادا کوم ---- (شور)

جناب نجم الدین : پوائنٹ آف آرڈر سر -

جناب سپیکر : جی -

جناب نجم الدین : سر ! دلته کنس خود Rules violation شوے دے ، ما ہفتہ

بلہ ورخ دا دوہ درے خله درخواست اوکرو او د سی اینڈ دہلیو منسٹر

صاحب ہفتہ بلہ ورخ ونیلی ہم وو چہ زہ بہ د پیر پہ ورخ باندے ستا د

کونسچن جواب ورکومہ او بیا ہفتہ ماتہ ملاؤ نہ شو نو زہ تاسو تہ ریکوسٹ

کومہ چہ دوی پہ دے تیانم باندے جواب راکری - ہفتہ خود اسمبلی پہ فلور

باندے خبرہ شوے وہ چہ حما پہ حلقہ کنس خلقو تہ د زمکے پیسے نہ دی

ملاؤ شوے - دوی ونیل چہ پہ دے باندے بہ زہ د پیر پہ ورخ پہ ایوان کنس

خبرہ کوم سر او د کری -

حاجی محمد عدیل : جناب سپیکر ! ایک بہت بڑی Irregularity سرزد ہوئی ہے اس

ہاؤس میں ' ایک معزز ممبر ' اگر وہ ممبر ہے تو ' وہ بار بار یہ کہتا ہے کہ اس Constitution

کے ایک آرٹیکل پر عمل نہیں ہوا اور چار دفعہ اس نے اسمبلی میں آکر حلف اٹھایا ہے اور

ناموش رہا ہے - جو شخص خود سمجھتا ہے کہ Constitution پر عمل نہیں ہو رہا اور اس تمام

عمل کے باوجود وہ یہاں آ کر حلف اٹھاتا ہے تو وہ تو خود Irregular ہے۔

Mr. Speaker: Haji Sahib! I have already given a ruling on that subject and that is closed. No more discussion on that subject please.

جناب پیر محمد خان: خما مخکین فکر نہ وو خو اوس مے راغے خکہ چہ د دسترکت خبرہ پہ دے ایوان کین بار بار راغله، د بنوں کوہات د دسترکت خبرہ راغله دہ، بنوں ڈویشن نشتہ، کوہات دسترکت دے، خو بنوں ڈویشن نشتہ -----

وزیر آبپاشی و آبنوشی: پوائنٹ آف آرڈر! باندے خبرہ کوم چہ یو خل تاسو رولنگ ورکرو نو پہ دے باندے ھو بیا خبرہ نہ شی کولے او کہ خبرہ کوی نو بیا مونزہ ہم جواب ورکرو۔

جناب پیر محمد خان: خما مقصد دا وو، جناب سپیکر صاحب، د دے نہ مخکین دا آرٹیکل خما پہ نظر نہ وو راغله۔ فکر مے نہ وو کپے خو چہ کلہ پہ ایوان کین دا خبرہ راغله-----

وزیر آبپاشی و آبنوشی: پوائنٹ آف آرڈر! سپیکر صاحب، دا تاسو رولنگ ورکرو چہ پہ دے باندے مونزہ خبرہ نہ کوو۔ نو دا خنگہ پہ دے خبرہ کوی۔  
جناب پیر محمد خان: لہر غوندے دخبرے وضاحت تہ ما پیرینڈی جی۔

جناب احمد حسن خان: د پیر محمد حق دے جی پوائنٹ آف آرڈر مسٹر سپیکر-----

جناب پیر محمد خان: خما دا مقصد وو جناب سپیکر صاحب، چہ پہ دے ایوان کین دا خبرہ اوس راغله وہ۔ د دے نہ مخکین داسے چیرلے شوے نہ دہ، گنی

منحکسین بہ ہم خمونرہ پہ فکر کنیں راغلے وہ، خو ہفہ بلہ ورخ چہ کلہ راغلہ  
نو خمونرہ دے آرتیکل تہ فکر راغے چہ بنوں خو دسترکت شتہ دسترکت  
کوہاٹ شتہ، خو ڈویژن بنوں او ڈویژن کوہاٹ نشتہ۔۔۔ (شور)

وزیر آبپاشی و آبپوشی: دوی خیل Explanation کوی نو بیا مونرہ بہ ہم  
جواب ورکرو۔ کہ دوی دا غواری چہ دا ڈویژن او دسترکتس ختم کرو نو  
ممبرانو سرہ دے خبرہ اوکری، مونرہ بہ نے نن ختم کرو خمونرہ د حکومت  
کوشش دا دے چہ مونرہ Establishment expenses ختم کرو نو دوی  
چہ دا خبرہ اوکری بیا بہ مونرہ خامخا جواب ورکوو چہ دا بہ سبا پریس والا  
راخلی چہ یرہ دوی دا خبرے اوکریے چا جواب ورکرو یا خو دوی ہم بند  
کرنی او یا بہ مونرہ جواب ورکوو۔

### رخصت کے لئے معزز اراکین کی درخواستیں

جناب سپیکر: سردار مشتاق صاحب نے 11/11/97 کے لئے رخصت کی درخواست

Is it the desire of the House that leave may be granted - ارسال کی ہے -  
to the honourable Member?

(The motion was carried).

Mr. Speaker: "Ayes have it. Leave is granted to the honourable  
Member.

### تحریر التواء

Mr. Speaker: Malik Naqibullah Khan, MPA to please move his  
Adjournment Motion No.87. Malik Naqibullah Khan Sahib.

ملک نقیب اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے ایڈجرنٹ موشن کی جو کاپی ملی ہے! یہ تحریک التواء ہے۔

جناب سپیکر: دالہ ورومبے اولولنی جی۔

ملک نقیب اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے اس کی جو فوٹو کاپی ملی ہوئی ہے وہ تو پڑھی نہیں جاتی لیکن میں پشتو میں اس کی Definition کر لیتا ہوں۔ جناب سپیکر! چونکہ اس کا جواب جناب یوسف ایوب صاحب نے دینا ہے تو پھر میں اسے اردو میں ہی پڑھ لیتا ہوں۔ جناب سپیکر! میری جو تحریک التواء ہے اس کا تعلق جنوبی اضلاع سے ہے۔ ہم جنوبی اضلاع کے لوگ جب بنوں، کوہاٹ، کرک یا ڈی آئی خان سے آتے ہیں تو درہ آدم خیل کر اس کر کے جب ہم Settle areas میں آتے ہیں تو ہمیں رات سات بجے کے بعد پولیس کی Convoy میں آنا پڑتا ہے۔ اب وہاں پر ہماری Different مشکلات ہوتی ہیں، یعنی کسی کو بیماری ہوتی ہے اور کسی کو اسمرجنسی ہوتی ہے لیکن جو بھی حالت ہو، ہمارے تمام بھائی چاہے وہ ممبرز ہیں چاہے وہ عام ہمارے علاقے کے رہنے والے ہیں، ان سب کو Convoy میں آنا پڑتا ہے۔ ہماری Convoy کو متنی سے گزار کر بڈھ بیر پولیس کے حوالے کیا جاتا ہے اور پھر بڈھ بیر پولیس وہاں سے ہمیں پشاور کیسپٹل تک پہنچاتی ہے۔ جناب سپیکر! جب ایک کیسپٹل کا پشاور ہمارے صوبے کا دل ہے، ہمارا دار الخلافہ ہے، جب یہاں لاء اینڈ آرڈر کی Situation یہ ہے کہ ہمیں Convoy میں آنا پڑتا ہے تو پھر، اور اس کے علاوہ روزمرہ کے ٹیکسز، روزانہ یہ کرنا ہے اور وہ کرنا ہے، اس کے علاوہ ہماری سیکورٹی کا سسٹم اور یہ حالات تو اس سلسلے میں میں نے یہ تحریک التواء پیش کی ہے اور اس کا تعلق ہمارے تمام جنوبی اضلاع کے بھائیوں سے ہے اور میں ان سے بھی گزارش کروں گا کہ جیسے بھی ہو اس کا کوئی مستقل حل نکالا جائے۔ شکریہ۔

وزیر آبپاشی و آبنوشی: جناب سپیکر! زہ جواب اوکرم۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: جناب سپیکر! میرا تعلق بھی جنوبی اضلاع سے ہے۔ نقیب اللہ خان نے جو فرمایا ہے میں نے جون میں اپنی بخت تقریر میں اس کی نشاندہی کی تھی کہ ہم جب بھی کوہاٹ، بنوں یا ڈی آئی خان سے آتے ہیں تو شام کو ہمیں وہاں سے Convoy کی شکل میں لایا جاتا ہے، یہ انتہائی افسوسناک بات ہے۔ بشیر بلور صاحب نے اس دن فرمایا تھا کہ ہمیں فخر ہے کہ دوسرے صوبوں میں تو حالات بہت خراب ہیں لیکن ہمارے صوبہ سرحد میں، اور اگر آپ آج کا اخبار دیکھیں تو کل ہی دن دیہاڑے شہر میں چار پانچ واقعات رونما ہوئے ہیں۔ ایک پٹرول پمپ کو لوٹا گیا ہے، ایک دکان کو لوٹا گیا ہے اور ایک لڑکی جو سکول جا رہی تھی اس کے کان سے بالیاں نکال کر لے گئے ہیں تو میرا بھی نقیب اللہ خان کے ساتھ اس بات پر اتفاق ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کی حالت کیونکہ جب ہم درہ آدم خیل تک آتے ہیں، ٹھیک ہے کہ وہ قبائلی علاقہ ہے لیکن جیسے ہی ہم متنی اور اس علاقے میں داخل ہوتے ہیں تو وہاں پر پولیس کھڑی ہوتی ہے جو کہتی ہے کہ بھائی انتظار کریں جب Convoy مکمل ہو جائے تو پھر چلیے گا، چاہے اس پر گھنٹہ لگے یا دو گھنٹے لگیں۔ ہم میں کچھ مریض ہوتے ہیں، کچھ بیمار ہوتے ہیں، کسی نے فلائٹ پکرنی ہوتی ہے اور کسی نے ٹرین کے ذریعے جانا ہوتا ہے تو یہ انتہائی افسوسناک بات ہے۔ میرے خیال میں اور جو Entrances ہیں ہمارے کیسپٹل کی، چارہ کا تو مجھے پتہ نہیں ہے شائد کہ وہاں بھی یہی حالت ہوں، نوشہرہ کے کیا حالات ہیں لیکن کم از کم ہماری طرف یہ ایک مسئلہ ہے اور اس پر حکومت کو خود سوچنا چاہیے کہ آیا ہمارے لئے یہ فخر کی بات ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ ہمارے حالات اچھے ہیں جبکہ چھ سات میل کے فاصلے پر آپ اپنے Citizen کو Protection نہیں دے سکتے۔ شکریہ جی۔

جناب نجم الدین: سر! خما درخواست دا دے۔ ملک نقیب اللہ صاحب چہ کوم تحریک پیش کرے دے دا تھیک دے، خمونہ پہ علاقہ کین ہم دلتہ د

چترال ایم پی اے صاحب ناست دے۔ چترال شپیر میا شتے بند وی او شپیر میا شتے، سر! زہ ہفہ وضاحت کومہ، دے خبرے لہ راخم۔ د شپے جی۔۔۔

جناب سپیکر: یوہ خبرہ تاسو تہ اوکرمہ، داسے Discussion پہ دے باندے، گورنی تر نحو پورے چہ Discussion د پارہ منظور شوے نہ وی پہ ہفے باندے Discussion نہ کیری۔

جناب نجم الدین: نہ Discussion نہ جی، ہلتہ د پولیس پہ نفرنی کین سر! د شپے ہلتہ رود بلاک وی، پولیس خپل کارت ورسرہ کوی، چترال تہ نے اروی، دا چترال پکنین ہم شمار کرنی جی۔ د ہیلی کاپٹر سروس وو، ہفہ نے ہم بند کرے دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہم دغہ خبرہ او شولہ، Further discussion باندے ہسے تاہم

Waste کوئی۔۔۔ The honourable Minister, please.

جناب بشیر احمد بلور (وزیر قانون و پارلیمانی امور)، زہ د تقیب اللہ خان او د سلیم سیف اللہ خان ڊیر مشکوریم او دا غہ داسے خبرہ نہ دہ چہ مونر پہ دے فخر اوکرو چہ داسے حالات دی۔ مونرہ خپلہ گورنمنٹ تہ پہ دے ڊیر زیات سوچ او فکر دے خو دوی کین یو ہم مونر تہ غہ Suggestion را نہ کرل چہ پہ دے علاقہ کین مونر دا Convoy جو روو نو صرف د Protection د پارہ چہ خدانے مہ کرہ۔ اغوا اونہ شی، شوکہ او نہ شی۔ د خدانے فضل دے چہ د کلہ نہ دا کار روان دے نو ہیخ قسمہ شوکہ نہ دہ شوے او نہ داسے غہ اغوا شوے دہ۔ نو دا مونر Proposal پہ دے کرے وو چہ حالات دغہ شانتے خراب وو۔ بیا ورسرہ آزاد قبائل علاقہ دہ چہ سرے دلته کین اوسیری او بیا ہلتہ کین مندیہ کری نو مونر ورته لاس نہ شو اچولے۔ غنکہ چہ ما ہفہ بلہ ورخ دا خبرہ

کرے وہ چہ باوجود دے نہ چہ شپر میلہ کین خمونر قانون نافذ کیری نہ،  
 خوبیا ہم د خدانے پہ فضل سرہ مونر د ہفتے بولو صوبو نہ دیر بنہ یو۔ خود  
 دے نہ باوجود، ولے چہ دا خہ بنہ خبرہ نہ دہ، مونر پہ خپلہ منو چہ بنہ  
 خبرہ نہ دہ خود دے نہ باوجود مونر یو حفاظتی چیک پوست د پارہ خبرہ  
 کرے دہ او سحر وختی ما د ہوم سیکریٹری سرہ ہم خبرہ اوکرہ او مونر د  
 فرنٹینرکنسٹیبلری Plus پولیٹیکل انتظامیہ، دوی تہ مو اوونیل چہ زر تر  
 زرہ یو دہ چوکنی دے د پارہ جوڑے شی چہ خلقو تہ دا تکلیف اونہ شی او  
 انشاء اللہ دا خما یقین دے چہ مونر بہ دے میاشت کین دنہ دنہ دا چوکنی  
 جوڑے کرو او دا خبرہ بہ انشاء اللہ Settle شی۔

جناب نجم الدین : جناب د چترال ذکر ہم اوکرنی، ہلتہ کین ہم دغہ حالات  
 دی۔ د شپے ہلتہ رود بلاک وی، پولیس والہ د ہغوی سرہ پہ کانوائے کین  
 خعی او واپس د شپے ہم دغہ پوزیشن وی۔ نو چہ کوم گاڈی اودرولی وی  
 نو۔۔۔۔

ملک جہانگیر خان : دا وضاحت بہ د چترال ایم پی اے موجود دے ہغوی  
 اوکری۔۔۔۔

جناب نجم الدین : د چترال نہ، زہ د صوبے ہم ایم پی اے ایم۔ د چترال ہم ایم د  
 پیسٹوریم او ددیر ہم ایم جی۔

جناب سید احمد خان : سر! اگر اجازت ہو۔ میں نجم الدین خان کا بڑا مشکور ہوں۔ جناب  
 پہلے ایسے واقعات بہت زیادہ ہوتے تھے لیکن اب خدا کی مہربانی سے اس گورنمنٹ میں اور  
 پھر دیر بالا بننے کے بعد لواری میں ایسے کوئی واقعات نہیں ہوئے ہیں۔۔۔۔ (تالیان) دیر  
 بالا بننے کے بعد وہاں کے حالات اب ٹھیک ہیں سر۔۔۔۔ (تالیان)



هم راليلے دے - خپله اوليکني چه "These people should be transferred" او بيا دستخط اوکړی - ډائريکټر هلته ورسره ناست وی، هغه دستخطونه اوکړی - يو طرف ته تاسو دا دعویٰ کوئي چه ميرټ به وی - انتقامي کاررواني به نه وی نو دا صرف په هنگو کښ نه دے، دا هر يو د اپوزيشن په حلقه کښ دے، مونږه هم په حکومت کښ پاته شوے وو - خو دا حال، يا خو د څوک ثبوت پيش کړی چه يره تاسو په خپل وخت کښ په خپله ضلع کښ دا کار دغه شانتے کړے وو - اوس خو د لکي مروت واله جهانگيري ته، صوابی ته د ډی آئی خان سرے، د هنگو واله ډی آئی خان ته، نو دا او خاص کر چه يو آرډر اوشولو، زما خيال دے 31 اگست نه بعد به بيا ترانسفرز نه کيږی - بيا هم بڼه بهرمار لگيا دے، روزانه د ماسټرانو ترانسفرز کيږی نو زه خاص کر د تعليم په شعبه کښ، زه وایم چه هغه هاشم خان صاحب ناست نه دے - کاش چه هغه ناست وے - تر دومره پورے چه د ايس ډی ای او (فيمیل) د هائی کورټ په عدالت کښ حلفیه دا بيان ورکړو او اوونے ژړل چه ما هلته د حکومت کارندے تنگوي - ما ترانسفر کوی، ماله دهمکي راکوی وغيره وغيره - دا په اخبارات کښ راغلی دی او د هائی کورټ په عدالت کښ دا بيان نه ورکړو - نو صرف دا گزارش دے چه يوه خبره چه کوئي په هغه باندے عمل هم کوئي - شکريه جی -

جناب رضا خان: پوانټ آف آرډر! مونږه، سليم صاحب خبره اوکړه چه زمونږ په دور کښ داسے نه دی شوی نو خدا په حلقه کښ د پی تی سی استاد پيښور ته د ډائريکټر ایجوکيشن په Disposal باندے ترانسفر شوے دے - دغه شانتے خدا د حلقے نور استاذان نظام پور او نورو خايونو ته د دوی په دور

کین ترانسفر شوے دی۔ تراوسہ پورے پکنین دوه کسان اوس هم په فایا کین دی۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: جناب سپیکر صاحب ! I am on a personal explanation د دے مطلب دا دے چه ممبر صاحب د دے غیز خو تصدیق اوکړو چه مونږه هم، چه څه تاسو کړی وو، مونږه هم هغه لگیا یو ترانسفرز کوو۔ ځما خیال دا دے د دے شے تصدیق او شتی - ما د خپلے ضلع متعلق اظهار خیال کړے وو چه مونږه دغه شانته د ضلع نه خلق که د چاسره څه ثبوت وی نور او رنی چه مونږه صوابی ته ویشتی وی یا سوات ته ویشتی وی یا دیر ته ویشتی وی۔

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! په دیر شروع کین چه کله دے حکومت خپل موقف واضح کړو چه دوی به د میرٹ په پالیسټی باندے عمل کوی۔ زمونږه یوه سیاسی مجبوری ده جناب سپیکر! او هغه سیاسی مجبوریاڼے ستاسو د ذات گرامی سره سره هغه ټول محسوس کوی۔ د دے موجوده حکومت ممبرانو هم او مونږه هم دا محسوس کوو او دا د وخت تقاضه وه او دا اوس ضرورت دے که چا پرے د خپل وخت سره عمل نه دے کړے۔ هغه د هغه وخت خبره ده، خو مونږ ورته بڼه خبره او وئیله که میرٹ باندے د بهرتنی متعلق خبره وه او ما په شروع کین دا درخواست کړے وو۔ ستا سو په وساطت سره چه دا میرٹ د د زندگی په تمام تر شعبو کین په دے باندے عمل در آمد اوکړے شی او دا د اوبندولے شی۔ دلته کین یو دا خبره دومره د اهمیت وړ ده جناب سپیکر! چه د دے نه څوک انکار نشی کولے، که یو خل څه به په خصوصیت سره، لیدر آف د هافس دلته کین نشته دے۔ خو د هغه هومره

اہمیت حامل بلکہ زہ بہ اووایم چہ زیات حامل یو شخصیت زمونرہ بی بی  
 صاحبہ دلتہ کئیں تشریف فرما ده۔ چہ ہغہ د حکومت پہ Coalition  
 Government کئیں د غت اکثریت والہ پارتنی لیبرہ ده او نورہم پکئیں ڊیر  
 وزراء کرام او دوستان ناست دی۔ مونرہ دا وایو کہ پہ دے باندے خمونرہ سرہ پہ  
 دے دا مقابلہ کوی چہ تاسو غلط کار کرے دے۔ لہذا ستاسو د غلط کار پہ جواب  
 کئیں بہ مونرہ غلط کار کوو نو داسے سخہ اصول او سخہ دلیل نہ دے جناب  
 سپیکر! مونرہ تہ خو پہ شروع کئیں دا وئیلے شوے وو۔ تاسو غلط کار بہ  
 کوو، ستاسو د غلطو پالیسو پہ وجہ باندے ملک تہ او صوبے تہ او عوامو تہ  
 نقصان وو۔ لہذا دہغے پہ بنیاد باندے عوامو مونرہ لہ میثیت راکرو او مونرہ بہ  
 دہغے غلط کارونو نہ ابرا کوو، ہغہ بہ نہ کوو او مونرہ بہ بنہ کارونہ کوو  
 او مونرہ ورتہ لیک اوئیل۔ پہ دے ٲولو سلسلو کئیں چہ کوم د میرٹ پہ  
 پالیسی کئیں د Appointment خبرہ وہ چہ چرتہ چرتہ خمونرہ نہ نشاندھی  
 کیری نو ہغہ ورتہ مونرہ کوو۔ د دے د پارہ نے کوو چہ حکومت پہ ہغے  
 باندے عمل درآمد اوکری۔ جناب سپیکر! خو د ٲرانسفر پہ سلسلہ کئیں یو  
 داسے صورت حال روان دے۔ یو داسے صورت حال زہ وایم چہ پہ دے کئیں ہم  
 د میرٹ یوہ پالیسی پکار دہ۔ پہ دے کئیں ہم Tenure پکار دے۔ پہ دے کئیں ہم  
 Efficiency پکار دہ۔ پہ دے کئیں ہم دیو سپی د بنہ کار پہ بنیاد باندے ہغہ تہ  
 شاباش او د بد کار پہ بنیاد باندے د ہغہ Condemnation پکار دے جناب  
 سپیکر! او دلتہ یو بل اصول راغلے دے۔ جناب سپیکر! د Ban خبرہ ده، Ban  
 د ہغہ خلتو د پارہ دے۔ د ہغہ ممبرانو د پارہ دے، د ہغہ خلتو د پارہ دے چہ د  
 چا کار حکومت نہ کول غواپی۔ گنی بیا Ban نشتہ دے۔ بیا د منسٹر صاحب



لکولے۔ صرف ہفہ خلق چہ کوم خانے Vacancy وی۔ کوم چہ دا Mutual transfers وی۔ کوم خانے چہ Complaint وی، ہفہ مونر کوو او بیا دا دوی تہ تسلی ورکوم۔ منسٹر صاحب تراوسہ پورے بہر وو ہغوی دا تبولے خبرے نہ دی اوریدلے۔ چہ مونر د ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ د DEOs نہ ہفہ رجسٹرے ہم واپس واغستلے۔ د ہائریکٹر سرہ پرتے دی، ہغوی چرتہ DEOs پہ یو بل باندے دا Wilfully ترانسفرز اونہ کری، نو حکومت کوشش کوی۔ چہ دا کومے Irregularities شوے دی۔ ہفہ تھیک کری او حکومت کوشش کوی چہ مونر پہ میرٹ عمل اوکرو، او حکومت کوشش کوی چہ پہ دے Ban کین د دا ترانسفرز اونہ شی او کہ چرتہ شوے دی ہفہ بہ پہ دے شوے وی چہ خانے بہ خالی وی، چرتہ بہ Mutual وی او چرتہ بہ پہ Complaint باندے شوے وی۔ خو مونرہ دا تسلی ورکوو چہ انشاء اللہ، خنکہ چہ مونر وایو چہ دا حکومت پہ میرٹ او پہ اصولو خبرہ کوی نو مونر پہ ہفے باندے ولاریو۔

جناب سپیکر: خما دا خیال دے تبول دا وانی چہ دا -----

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! دل لہ کہ تاسو -----

جناب نجم الدین: ایجوکیشن منسٹر صاحب ناست دے، پکار دا دہ چہ جواب دے ورکری۔

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! زہ دا درخواست کوم چہ ما دا نہ دی وٹیلی چہ مونر غلطیانے کری دی، دوی دا وانی چہ مونر ستاسو د غلطیانو ازالہ کوو، مونر بہ تھیک پالیسی کوو۔ او بل دا نہ دہ دا بہ مونر ثابت کرو چہ Relaxation صرف د خالی خانے د پارہ نہ دے، د غیر قانونی کار د تھیک



وزیر جنگلات: پہ ہفتے باندے خود تولا چنے دوی وہلے۔

جناب پیر محمد خان: ہفتہ د حکومت د دلے سری کری وو۔

جناب احمد حسن خان: د حکومت خبرہ وہ پہ خیلو ملگرو کئیں خود مرستے جرات نشہ دے۔ مونز ورسره امداد کرے دے او بیا ہم بہ ورسره کوو۔

**Mr. Speaker:** Mr. Abdur Rehman Khan, MPA to please move his Adjournment Motion No.104. Mr. Abdur Rehman Khan.

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سپیکر صاحب! یو Accept شولو نو د ہفتے نہ پس بہ بل تاسو Adjournment Motion نہ شتی کولے کنہ۔ او جی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب نجم الدین: Call attention خصا دے جی۔

جناب سپیکر: جناب نجم الدین خان، ایم پی اے -----

حاجی عبد الرحمان خان: اول خوزہ ووم سپیکر صاحب -----

**Mr. Speaker:** Mr. Najmuddin Khan, MPA to please move his

Call Attention Notice No. 126.

جناب نجم الدین: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ توجہ دلاؤ نوٹس۔ یہ اسمبلی حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتی ہے کہ ملنگا ملوک بانڈہ کے مقام کو بجلی چھ سال سے فراہم کی گئی ہے لیکن ابھی تک اس میں کام نامکمل ہے سر "زہ درخواست دا کوم سر-----

جناب عبد السبحان خان: نجم الدین خان! تراوسہ پورے بے کلمے لکیا وو جی۔

جناب نجم الدین: کلمہ نہ جی، ما بسم اللہ اوکرہ، دا دیر اہم کال اتینشن دے



ہغے نے تارونہ اچولی دی، کار پکین شوی دے۔ پہ یو کین د دوق  
 ترانسفارمر و ضرورت دے او شپ کالہ اوشو پہ دے شپ کالہ کین دوی تہ  
 بجلی نہ ملاویری۔ ہغہ دہ ترانسفارمرے نہ ملاویری، تار تہ ملاویری او د  
 کار د منظورنی لس دولس کالہ شوی دی۔ نو خما دا درخواست دے د دے  
 ممبرانو پہ وساطت سرہ، پہ دے باندے پورکا خیرہ اوکرتی۔ پاسنی، پہ دے  
 باندے پہ دے تانم باندے مونہہ قرارداد پاس کوؤ، دوی د پاسی خما سرہ د دوی  
 متحد شی۔

ملک جہازیب خان: پوائنٹ آف آرڈر جی۔

جناب سپیکر: پہ دے باندے صرف یو تاسو خیرہ کولے شنی، یو بہ نے درلہ  
 منسٹر جواب درکوی او بیا یو Question تاسو Ask کولے شنی - تاسو خپلہ  
 خیرہ اوکریہ، اوس بہ منسٹر صاحب جواب درکوی۔

جناب نجم الدین: سر خما عرض دا دے چہ دا خمونہہ د تولو توجہ دلاؤ  
 نویس دے او دے کہ پکین خیرہ کوی نو بیا بہ زہ کوم۔

ملک جہازیب خان: جناب سپیکر! چہ دا کوم کلی دوی یاد کرل دا خما د حلقے  
 سرہ تعلق لری، دے کین غہ شک نشہ او د دے ماتہ ہم افسوس شہ۔ خوزہ دا  
 وایم چہ د دہ یو ورور حمید مخکین پاسیدو او ہغہ دا اووے چہ دا کوم  
 جواب راغلے دے دا خما د حلقے نہ دے۔ نو دا دہ سرہ کوم غم خما د حلقے پیدا  
 شو۔

Mr. Speaker: The honourable Minister, please.

جناب نجم الدین: سر خما عرض دا دے چہ دہ لہ بیا تریننگ و رکرتی۔  
 تریننگ خکہ و رکرتی چہ ہغہ ونیلی دی چہ ما د خپلے حلقے متعلق سوال

کریے دے او پہ ہفتے کین نے دا جواب غلط راکریے دے۔ حلقے خو خما د دے  
 بتولو سرہ کار دے۔ د دہ حلقے سرہ مے ہم کارشتہ، دا پوہہ کرنی جی۔ دا لانا  
 دے پوہہ۔۔۔۔۔

ملک جہانزیب خان: اول خوزہ دا افسوس کوم چہ تاتہ سبحان خان بسم اللہ او  
 وے نو تاتہ د بسم اللہ ہفتہ معنی نہ درخی نو تہ بہ نورہ خبرہ ٹخنکہ صحیح  
 او کریے۔ اول خو تہ د بسم اللہ معنی او کریے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر صاحب! د نجم الدین خان مشکوریو  
 چہ دہ داسے پوائنٹ آوٹ کریے دے خوزہ بہ دوی تہ دا عرض اوکریم چہ دا  
 1993 نہ 1996 پورے د دوی حکومت و و خو دا د فیڈرل گورنمنٹ سبجیکٹ  
 دے، فیڈرل کین ہم د دوی حکومت و و نو پکار دا وہ چہ ہفتہ وخت نے حل  
 کریے وے۔ دا Villagel چہ دے، دے باندے 80% to 70% کار شوے دے۔ دا مونرہ  
 منو خو دا Village back log کین راغلیے دے چہ کلہ back log villages  
 کین راشی، نو انشاء اللہ مونرہ بہ دا Back log کین بہ خامخا کوف او فنڈ چہ  
 کلہ ہم پیدا شی نو مونرہ دوی تہ تسلی ورکوف چہ پہلا بہ د دوی دا کار  
 کوو۔

جناب نجم الدین: نہ سر، زہ د دے سرہ نہ یم متفق۔ عرض دا دے چہ 90% کار  
 شوے دے او پہ 90% کین صرف دوہ ترانسفارمرے لگولے دی او وانی چہ دا  
 Back log دی خکہ مونرہ کار نہ کوف او د ہفتے شپہ کالہ او شو۔ پہ دے شپہ  
 کالہ کین دا دوہ Back log ترانسفارمرے ولے نہ لگوی؟ او بل دا دہ پہ دے  
 اسمبلی کین یو قرارداد پاس شوے و و چہ دا بجلی دے صوبے تہ حوالہ کری،  
 اوسہ پورے ہفتہ ہم نہ دے حوالہ شوے نو دا ترانسفارمرے خو بہ نے رالہ

لگولے وے۔ منسٹر صاحب دِ وضاحت اوکری۔

وزیر قانون: 1993 نہ 1996 پورے دوی حکومت وو پکار دا وو چہ دا 10% کارخونے کرے وے۔ مونزہ خو اوس راغلی یو او ورتہ دا تسلی ورکوف چہ انشاء اللہ کوشش بہ اوکرو چہ زرتزرہ دا کار اوکرو۔

جناب نجم الدین: نہ، نہ جی خمونزہ خو چہ کلہ حکومت راغے، تیر ہم د نوازشریف پہ حکومت کنیں دا بند وو۔ خمونزہ چہ راغے نو تارونہ مو اولگول۔

جناب سپیکر: نجم الدین خان، یو جواب راکرنی - د دے اسمبلی دا Power شتہ چہ ہغہ پہ فیڈرل گورنمنٹ باندے پہ زور باندے یو کار اوکری چہ کوم د دوی پہ Jurisdiction کنیں نہ وی؟ Request دے، ہغوی خو اووے چہ Request بہ کوف او چہ غومرہ زرکیدی شی نو انشاء اللہ ستاسو، کار بہ اوکری۔

جناب نجم الدین: سر! خما یو عرض دے۔ خمونزہ پہ دے علاقہ کنیں ہغہ چہ کوم دے۔۔۔۔

جناب جان محمد خٹک: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: بشیر خان ہمیشہ وائی چہ تیر حکومت دا کار اونہ کرو، چہ تیر حکومت د یو سکیم افتتاح اوکری نو بیا دوی دا وائی چہ دا مونزہ تورہ اووہلہ او کمال مو اوکرو، د روڈ افتتاح اووشو، پیپور کینال اوشو او فلانی خانے تہ بجلی مو اورسولہ ہغہ خمونزہ حکومت کمال کرے دے۔ او چہ کوم کار نہ وی شوے نو بیا دے دا وائی چہ دا د تیر حکومت پہ وجہ باندے۔ نو دا خما پہ خیال کنیں دے سرہ ہسے بدمزگی پیدا کیری۔ خما

خیال دے دے وینا ہڈو ضرورت نشہ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر صاحب! ما خودا نہ دی ونیلی چہ درے کالہ مخکین دوی پہ خپل حکومت کین نہ دے کرے او مونہ بہ کوشش کوف چہ زر ترزہ نے اوکرو۔ ما ہم دا خبرہ کرے دہ خودا ما بالکل تھیک کرے دہ چہ دا درے کالہ ولے دوی پہ خپلہ نہ دی کری۔ چہ پہ مونہ بانڈے زور کوی۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: ہرگز نہ کیدو۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور : مونہ واپے تہ Request کولے شو، پہ واپا بانڈے Pressure نہ شو اچولے۔

جناب سلیم سیف اللہ خان : دے فیدرل گورنمنٹ کین آخر د دے صوبے غہ حصہ دہ۔ ما مخکین ہم پہ خپل تقریر کین دا گزارش کرے وو، عرض مے کرے وو چہ دا پیسے صرف مونہ د پارہ بند دی یا پورہ پاکستان د پارہ بند دی، چہ خبرہ کیری نو وائی خزانہ خالی دہ، چہ خبرہ کیری خزانہ خالی دہ، خو نور و صوبو کین ہلتہ چہ دے کارونہ لگیادی۔ غوک وائی د واپا کار بند دے ؟ غوک وائی د سونی گیس کار بند دے ؟ غوک وائی موٹرویز بند دی ؟ ہر خانے کین کار روان دے صرف دے خانے کین چہ مسئلہ راشی نو وائی چہ فنڈ نشہ دے۔

جناب جان محمد خٹک : جناب سپیکر صاحب ! دے کین مے یو عرض ے کولو دا Villages electrification دیر تھیک تھاک روان وو۔ دا پہ 1994 کین دا دوہہ Bye election اوشول نو مونہ Suffer یو۔ خو غہ نے کری دی چہ پہ بونیر کین ما پہ خپلہ د یو گوجر کوتے تہ نولس نولس پولونہ ما شمار لے دی۔

هغه ٽول د ډي Villages electrification باندې Cut لگولې دے او په اليکشن کښې دوی او دغسے په نوبتار هم شوی دے۔ دا په هغه وجه باندے دا کار Suffer شو دے۔

**Mr. Speaker:** Syed Manzoor Hussain Bacha, MPA to please move his Call Attention Notice No.184.

جناب نجم الدين: سر! ځما خبره ختمه نه شوه، ما له دوه منټه تپاتم راکړتی۔ سر په دے باندے خوزه پوهه نه شوم۔ دے حکومت خو داسے حال شروع کړے دے۔ دوی دلته اعلان اوکړو او ته وانه چه دا سرکاری بلډنگونه چه کوم جوړ شوی دی په دے به ایم پی اے، ایم این اے دا بورډ نه لگوی۔۔۔۔

حاجي عبد الرحمان خان: جناب سپیکر صاحب! یو منټ خبره کوم، ما ته خو د آواز اوکړو او ورسره د نجم الدين ته اوونیل۔ ځما تحریک التواء د هم پریخوده۔

جناب سپیکر: هغه پاته شوه، تاسو موجود نه وئې۔

حاجي عبد الرحمان خان: ولے، زه خوناست ووم، بیا زه پاسیډم، تاسو ما ته کتل۔۔۔۔

جناب سپیکر: هغه پاته شوه، Lapse شو۔

جناب نجم الدين: Sir, personal explanation دا یو اهم خبره ده۔

حاجي عبد الرحمان خان: ځما خوبله نه وه، ځما هم دا یو ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا تاسو ته یو خبره اوکړم، Provision چرته هم ستاسو نشته دا

تاسو یو Anamally جوړه کړے ده۔ There is no such provision-

I am following that. ستاسو به صبا راشی۔ نجم الدين خان د کال اتینشن

نوٹس ہم دغہ دغہ وی چہ ستاسو خپلہ خبرہ اوکریہ او منسٹر صاحب  
جواب درکرو۔

جناب نجم الدین: پہ Personal explanation باندے ہم۔

جناب سپیکر: پہ Personal explanation 'جی۔

جناب نجم الدین: سر! عبد الرحمان خان خبرہ اوکریہ، ما یو خبرہ کولہ چہ پہ  
سرکاری خایونو باندے وائی چہ دا بورڈونہ لرے کرنی، ددے نہ نے اوباسنی۔  
دا حکومت اوس پہ ہر خانے باندے بورڈ لگوی، کوم خانے کسں چہ افتتاح  
کوی، دا وائی چہ دا وزیر مواصلات دے، دا وائی چہ نواز شریف راغلے دے،  
سر! ددے ہم غہ بندوبست اوکرنی چہ خمونزہ دیتانم ہغہ بورڈونہ نے لرے  
کرل او خپل نے پرے اولگول۔ کارونہ مونزہ کرے دی او بورڈونہ پرے دوی  
لگوی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Syed Manzoor Hussain Bacha, MPA to please move  
his.....(Interruption)

جناب نجم الدین: وی آئی پی کلچر نے ختم کرے دے او چہ کوم خانے کسں  
چیف منسٹر صاحب روان وی دہغہ اندازے تہ چہ اوگورے حیران بہ شے۔  
سید منظور حسین: محترم جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے صوبائی حکومت  
کی توجہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال مردان میں نئی ایکسے پروسیسنگ مشین کی طرف  
مبذول کرانا چاہتا ہوں جس کی مالیت تقریباً دو لاکھ روپے ہے اور عرصہ سات سال سے بیکار  
پڑی ہے۔ ایکسے پروسیسنگ مشین۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی خبرہ اوکرنی۔

سید منظور حسین: بس جی ما دغہ توجہ دے مشین طرف تہ راگرخولہ چہ دا دیر

قیمتی مشین دے او دے سرہ عامو خلقو تہ لب زیات سہولت فراہم کیجی او پہ  
ہغے کارنہ کیجی۔ نو صرف دا توجہ مے راگر خولہ

جناب مناء اللہ خان میا نخیل ( وزیر صحت )، جناب سپیکر! جناب منظور حسین باچا صاحب  
نے X-Ray Processing Automatic Machine کی طرف توجہ مبذول کرائی  
ہے جو 1983ء میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال مردان کے لئے خریدی گئی تھی اور  
1989ء تک اس نے باقاعدگی سے کام کیا ہے۔ 1999ء میں اس میں کچھ فنی خرابی پیدا  
ہوئی اور اس کی پھر مرمت بھی کی گئی ہے۔

وزیر آبپاشی و آبنوشی: 1989ء میں۔

جناب سپیکر: 1999ء تہ لا وخت شتہ دوہ درے کالہ شتہ۔ (قہنئے)

وزیر صحت: 1989ء، لیکن وہ مرمت زیادہ دیر پا ثابت نہ ہو سکی اور وہ پھر خراب ہو  
گئی۔ دوبارہ مرمت کے لئے اس کی فرم کو لکھا گیا ہے لیکن اس کی مرمت کے لئے کافی  
رقم درکار ہے کیونکہ اب اس کا کیمیکل وغیرہ بھی بہت مہنگا ہو گیا ہے۔ انشاء اللہ جو نہی مالی  
وسائل بہتر ہونے تو اس کی مرمت کر دی جائے گی۔ ایم اینڈ آر میں اس وقت فنڈز  
بہت کم ہیں البتہ اس سلسلے میں 'سینئر فزیشن' فریڈ وضات کرنا چاہتا ہوں کہ ہسپتال ہذا میں ایک اور  
Manual X-Ray Machine موجود ہے جس سے ایکس رے کئے جا رہے ہیں اور  
ایکس رے کے کام میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ روزانہ باقاعدگی سے سینکڑوں  
مریضوں کے ایکس رے ہو رہے ہیں اور ایکس رے یونٹ میں مذکورہ مشین کی خرابی کی وجہ  
سے ایکس رے کی کارروائی میں کوئی رکاوٹ پیدا نہیں ہو رہی ہے اور نہ ہی مریضوں کو  
کسی قسم کی مشکلات کا سامنا ہے۔

جناب ہمایون سیف اللہ خان: جناب منسٹر صاحب کیا فرما رہے ہیں؟ -





وزیر صحت: جناب سپیکر! پہلے تو میں سبحان خان سے یہ کونگا کہ جب ان کے والد ٹھیک ٹھاک تھے تو انہیں ہسپتال لے کر کیوں گئے ہیں۔ (تہمتہ) ٹھیک ٹھاک آدمی کو ہسپتال لے جا کر خواہ مخواہ اسے بیمار کروا دیا۔ جناب سپیکر! ایسی بات نہیں ہے، اس ایکسرے مشین پر آج تک کام کر رہے ہیں اور میرے خیال میں Manual machine جو ہے وہ آٹومیٹک مشینوں سے آج بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! بات یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جتنی جلدی ہو سکے رقم کے لئے کوشش کریں تاکہ۔۔۔۔۔

وزیر صحت: سر! اس کے لئے ہم نے کہا ہوا ہے اور ہم اس کے لئے کوشاں بھی ہیں۔ ہم نے اس کی فرم کو لکھا ہوا ہے، اس کو جلد ہی ٹھیک کرادیں گے انشاء اللہ۔

Mr. Speaker: Mr. Akram Khan Durrani, MPA to please move his Call Attention Notice No.140. (Not present, it lapses). Mr. Pir Muhammad Khan, MPA to please move his Call Attention Notice No.162.

جناب پیر محمد خان: داخو ما سرہ نشتہ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ہفہ چانے والا۔

جناب پیر محمد خان: چانے باندے خو بحث شوے دے۔ ہفہ چانے والا خو شوے دے۔ پہ غلطی بہ راغله وی۔

جناب سپیکر: دوہ بہ دچرتہ کپی وی۔

جناب پیر محمد خان: دا 162 نقلی چانے والا دے جی پہ دے باندے بحث شوے دے۔ دلته کئی یو بل وانی چہ د عدیل ریشہ دار دے خما خیال نہ راخی عدیل بنہ سرے دے۔ د نقلی چانے کاروبار بہ د عدیل خاندان ہیچرے ہم نہ کوی۔

خو بہر حال پہ دے باندے بحث شوے دے۔

میاں افتخار حسین: غلط سرے د چا رشتہ دار نہ وی۔ غلط، غلط سرے وی چہ ہفہ ہر خوک وی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: دا خبرہ تھیک کول غواہی، دا خبرہ ہدودہ نہ۔ عدیل ہیخ رشتہ دار ہم پکیش نشہ۔ ما سرہ پورہ Detail شتہ چہ کوم اتہ کسان مونہ نیولے دی ہغوی خلاف ایف ائی آر کتہ شوے دے۔

**Mr. Speaker:** Haji Bahadur Khan, MPA to please move his Call Attention Notice No.170.

حاجی بہادر خان: دا جی مسئلہ حل شوے دہ۔ زہ خپل کال اتشن نوٹس واپس اخلم۔۔۔۔

### مسودات قانون

**Mr. Speaker:** The honourable Minister for Industries, N.W.F.P to please move that the North West Frontier Province Consumers' Protection Bill, 1997 may be taken into consideration at once. The honourable Minister for Industries, please.

**Mr. Yousaf Ayub Khan:** (Minister for Industries): Mr. Speaker sir, I beg to move that the North West Frontier Province Consumers' Protection Bill, 1997 may be taken into consideration at once.

**Mr. Speaker:** The motion before the House is that the North West

Frontier Province Consumers' Protection Bill, 1997 may be taken into consideration at once. Is it the desire of the House that the Bill be taken into consideration at once?.

(The motion was carried).

Mr. Speaker: "Ayes" have it. Since no amendment has been moved by any honourable Member in the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 23 stands part of the Bill. Those who are in favour of it may say "Yes" and those against it may say "No".

(The motion was carried).

Mr. Speaker: "Ayes" have it. Clauses 1 to 23 stands part of the Bill. Preamble is also stands part of the Bill. Now the honourable Minister for Industries, N.W.F.P., to please move that the North West Frontier Province Consumers' Protection Bill, 1997 may be passed. The honourable Minister.

جناب سلیم سیف اللہ خان: جناب سپیکر! پہ دے باندے لہ وزیر صاحب دِ شہ

خبرے اوکری چہ داخہ شے دے اوخہ۔۔۔۔۔

وزیر صنعت: اب تو پاس ہو گیا ہے جی۔

جناب سپیکر: تاسو Consideration stage کنن خو یو کس ہم پانہ سیدلے۔۔۔

Minister for Industries: It's all over sir. .

جناب سپیکر: گورنی جی۔

جناب پیر محمد خان: پہ کار خودا ده چه دا کمیٹنی ته لارشی - هلته پہ دے  
بحث اوشی بیا اسمبلنی ته راشی - داسے خو -----

جناب سپیکر: سر 'Consideration stage' تیر شو جی گورنی -----

جناب سلیم سیف اللہ خان: دوہ کالہ سزا او پچاس ہزار روپنی جرمانے ، او دا  
قیصے ----

جناب سپیکر: دا او گورنی سلیم خان، یو خودا پکار وو چه تاسو هغه Within  
three days immediately amendments یا داسے غه Propose کرے  
وے، نمبر ون - نمبر تو، اوس چه دلته Consideration move شو، هغه  
پس پکار وه چه چا پکنس ونیلے وے چه زہ نے Discuss کومہ -  
Consideration مطلب ہم دا وو - تاسو پہ هغه باندے ہم غلے پاتے شوتی نو  
اوس خو به Automatically دھغے دغہ -----

جناب احمد حسن خان: جناب سپیکر! Actually پہ دے کنس د Consumers د  
Rights دیر Protection دے اگر چه لہ سخت گیر معلومیڑی، لہذا پہ دے  
وجه مونہ کتلے دے او Amendments پکنس خکہ نہ دی ورکرے چه ----  
جناب سپیکر: بس تھیک ده جی -

جناب غفور خان جدون: سپیکر صاحب! پرون خو پیر محمد خان صاحب ---  
جناب سپیکر: Amendments, for the sake of amendment پکار نہ  
دے -

جناب غفور خان جدون: نہ جی پرون خو موشن پڑے پیش کرے دے چه جعلی  
چانے خرسیری د هغے دے پارہ قانون سازی راغللہ ، نو اوس نے مخالفت  
کوی -

جناب پیر محمد خان: ما دا بل کتلے نہ وو، ہفہ وخت زہ نہ وومہ او کہ واقعی  
دغسے پکنیں وی نو بیا تہیک دہ۔ کوم بل چہ پہ جلدنی پاس شی نو پہ ہنے  
کئیں نقائص وی۔

جناب سپیکر: اوشو جی - The honourable Minister for Industries,

NW.F.P., to please move that the North West Frontier Province

Consumers' Protection Bill, 1997 may be passed.

Mr. Yousaf Ayub Khan(Minister for Industries):Mr. Speaker  
sir, I beg to move that the North West Frontier Province  
Consumers' Protection Bill, 1997 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the North  
West Frontier Province Consumers' Protection Bill, 1997 may be  
passed. Is it the desire of the House that the Bill be passed?

(The motion was carried).

Mr. Speaker: "Ayes" have it. The Bill is passed. The sitting is  
adjourned and we re-assemble tomorrow at 10.00 a.m. Thank you  
very much.

(اسمبلی کا اجلاس 12 نومبر 1997ء بروز بدھ دس بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا)